قصہ شیخ صنعان

مع چٹھی ہیر رانجھا

مصنف

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

قصہ

شیخ صنعان

مع چِٹھّی ہیر رانجھا

مصنف

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

مقصود پبلشرز
جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اردو بازار، لاہور
فون: 092-42-37115805، موبائل: 0333-4320521

نام کتاب .... قصہ شیخ صنعان

مصنف .... میاں محمد بخشؒ

مرتب .... پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

اشاعت 2016ء

کمپوزنگ .... محمد سدھیر سائیں

قیمت .... -/400روپے

انتساب

میرے شاگرد نیں واصف لطیف *
خاندان اوہناں دا نجیب و شریف
کردے نیں میرا بڑا احترام
سمجھدے نیں اوہ قافیہ تے ردیف

دے

ناں

* استاد شعبہ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور

قِصّہ شیخ صنعان پر اجمالی نظر

تُحفہ میراں کی تکمیل کے بعد حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے قِصّہ شیخ صنعان لکھنا شروع کیا۔ یہ قصہ دراصل تحفۂ میراں ہی کا ایک حصہ ہے اور حضرت غوث الثقلین غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ ایک قصہ کی شکل میں قطبُ الاقطاب غیاث الکونین، امام الفریقین عالم ربانی محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح و توصیف بیان کی گئی ہے، خاص طور پر آپ کی ایک صفت یا کرامت "قدمی ھذا علیٰ رقبۃ کُل ولی اللہ" کو تمثیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قِصّہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز منبر پر کھڑے وعظ فرما رہے تھے۔

قدمی ھٰذا علےٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ (1)

(میرا قدم ہر ایک ولی اللہ کی گردن پر ہے)

یہ ارشاد سُن کر حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اُٹھ کر منبر کے قریب گئے اور آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا بعد ازاں سب حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں اور آپ کا قدم مبارک اپنی گردنوں پر رکھا جو شیوخ اور اولیاء کرام اُس مجلس میں حاضر نہیں تھے جب اُنہوں نے آپ کا یہ ارشاد سُنا تو وہاں پر ہی اپنی گردنیں خم کر دیں مگر ایک معروف ولی اللہ شیخ صنعان نے گردن نہ جھکائی کیونکہ اُنہیں

اپنے زُہد، عبادت اور تقویٰ پر بہت فخر و غرور تھا۔ اُنہوں نے پچاس برس خانہ کعبہ میں شب و روز عبادت کی تھی اور خود صاحب کرامت بزرگ اور سو 100 سے زائد کُتب کے مُصنف تھے:

سال پنجاہ اوس کعبے اندر زُہد عبادت کیتی
نفل نمازوں ہووے نہ فارغ ہر دم رکھے نیتی
عالِم عامل فاضل کامل نامی لہندے چڑھدے
ظاہر باطن دے اوس اگے کُھلے سارے پردے
سو تصنیف اوہناں دی آہی ہر اک بحر معانی
اوہ محدّث اَتے مفسّر باتفسیر قرآنی
صنعاں کہیا میں بھی ربدا ہاں محبوب پیارا
کیہ حاجت جے قدم اوہدیدا سر پر کراں سہارا (2)

ایک دفعہ شیخ صنعان اپنے دو خاص شاگردوں شیخ فریدالدین عطار اور شیخ محمود ترِیوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے مکہّ معظّمہ کی جانب سفر کر رہے تھے کہ راہ میں ترسایوں (مجوسیوں) کا ایک شہر پڑا جہاں شیخ صنعان نے ایک مجوسی لڑکی دیکھی جو حُسن و جمال میں بے مثال تھی:

متھّا سی خورشید چمکدا قوس قزح بھروٹے
چن دے ٹکڑے دو رُخسارے برق پوّے اکھ پٹے
مہرا ویکھ دہن دا زُہرا زُہرا زہر ہو جاوے
ملک فلک دے تک نہ سکدے کھوہ غبغب مت پاوے

لب لالی تک لو لوٗ لا لا لعل لگّے شرمک کے
لالہ ٹوپی لاہ لاہ سٹے لہ لہ چہرہ تک کے
جوڑا ابرو وانگ کماناں طاق آہے وچ خوبی
دانے ویکھ ہوون دیوانے اُس پر تم محبوبی
مِرگ نیناں دے مار کٹاراں مُرگ گھتن جیوں جنگی
سو سو خون کرن وچ پلکاں پلکاں تیر خدنگی
چاندی پیر تلی تک چاندی چاہندی چھکّی جاندی
پکڑے پیر اوہدے کر تکڑے جھانجر ہو سوہاندی (3)

شیخ صنعان اُس لڑکی کو دیکھتے ہی دل و جان سے فریفتہ ہو گئے اور اپنی عبادت ریاضت اور ولائت سب کچھ بھلا بیٹھے اور ہر دم اُس لڑکی کے نام کی مالا جپنے لگے اُن کے مریدوں نے بہت سمجھایا مگر اُنہوں نے کسی کی ایک نہ سُنی۔ اُس دوشیزہ کے غم میں آنسو بہانے اور آہیں بھرنے لگے۔

ایک دن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس محبوبہ کے دروازے پر جا بیٹھے اور بیمار پڑ گئے لڑکی کے والدین کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی عزت کا واسطہ دے کر شیخ صنعان کو اس عشق سے باز رہنے کی التجا کی۔ مگر وہ کسی طور نہ مانے تو اُنہوں نے شادی کے لیے ان کے سامنے چند شرائط رکھیں۔

سب سے پہلے وہ اپنا مذہب چھوڑ کر مجوسی ہو جائے، دوسرے جنگل میں بندوق کے بغیر سُور کا شکار کرے اور اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر گھر لائے تب اُس کی شادی ہو سکتی ہے۔

ترسائیوں کا خیال تھا کہ وہ ایک پرہیزگار ولی اللہ ہے ایسی کڑی شرائط نہیں مانے گا لیکن شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر عشق کا بھوت سوار تھا وہ سب کچھ کرنے کو تیار

ہو گئے وہ اسلام ترک کر کے مجوسی بن گئے پھر جنگل میں سُور کا شکار کر کے اُسے کندھوں پر اُٹھا کر گھر لے آئے۔

پھر ترسائے کاج رچائے مُشرک مِصر سَدائے
شادی دے شدیانے وجّے ساک قبیلے آئے
بید کڈہائی بہمن نائی ڈھکے ڈھولی نائی
کاج سُہا مہراج بنایا داج دِتا پر نائی
نہایا دھویا لاڑا ہویا ہُن مشکل پر ڈھویا
لے شراب کباب حراموں لانواں لین کھلویا
ہتھ دوجے ہتھ وہٹی پھڑیا بُہتی نال محبت
محبوبوں مغلوب شیطانی بے ادبی دی لبھت (4)

شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے مرشد کی ایسی حالت دیکھی تو ان سے رہا نہ گیا۔ اسی وقت حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے مُرشد کی حالت بیان کر کے معافی کے طلبگار ہوئے۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیا اُسی وقت شیخ صنعان کے جسم پر لرزہ طاری ہوا اور اُنہیں ہوش آ گیا وہ اپنی موجودہ حالت پر بے حد پریشان اور غلطی پر سخت پشیمان ہوئے فوراً شراب کباب اور محبوبہ کو چھوڑ کر بغداد شریف کی طرف بھاگے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی اور بخشش کے اُمیدوار ہوئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں معاف فرما دیا پھر نہلا دُھلا کر خاص پوشاک عطا فرمائی۔ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے قدم مبارک اپنی گردن پر رکھے اور سرفرازی حاصل کی:

غضب الٰہی غضب تساڈا جگ پر ساڈا قِصّہ
کرو معاف بے ادبی حضرت بخشو لُطفوں حِصّہ
عاجز ہو در تیرے جھڑیا جھڑیا تائب ہو کے
مُنہ کالا کر در تیرے تے بدّھے ہتھ کھلو کے
سائیاں تُدھ وَل سائیاں لائیاں کریں نہ گُھسائیاں
نام نانے دے پا وچ نمیں دے ماہیاں جال پھسائیاں
ڈِٹھے جاں اوہ خونی نالے نالے آہیں نالے
ہنجو باراں دین نہ باراں نین وگن پرنالے
کیہا رہے کیہا منہ کالا میں وَل آون والا
غُسل کرا پوشاک لواؤ میلا کرو اُجالا
بندی ویکھ نہ بن دی ساتھوں دیواں نہیں خلاصی
کھولو مُشکاں ڈوہلو مَشکاں لاہو سیاہی خاصی (5)

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کی ہیئت تبدیل ہو گئی وہ پھر سے مسلمان ہو گئے۔ متقی، پرہیز گار، عبادت گزار بن گئے لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ وہ لڑکی ترسایوں کی نہیں کلالوں کی تھی جس پر شیخ صنعان عاشق ہو گئے تھے۔ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کمال فنکاری سے دوسری روائت کو بھی بطریق احسن نظمایا ہے اور اُس لڑکی کا سراپا یوں بیان کرتے ہیں:

ہر ہر غمزہ دہ سر کٹے ایسے نین کٹاراں
بھاہ بھاہ چہرہ تک دلاں وچ لنکا بلن ہزاراں

چندر بدن سُہیلی دیہی نازک شاخ چنبیلی

بدر منیر چمکدا چہرہ بے نظیر اکیلی (6)

جب شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے اظہار عشق کیا اور شادی کا پیغام دیا تو اُس نے جواب دیا کہ تم بوڑھے ہو اور میں جوان ہوں تمہارا اور میرا ملاپ ناممکن ہے اگر تم مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو تو۔ قرآن پاک جلاؤ اسلام چھوڑو ہمارے بُتوں کو سجدہ کرو اور شراب پیو۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گدڑی جلا دی، اسلام چھوڑ دیا زنار پہن لیا اور شراب پینے لگے۔ پھر محبوبہ کی خاطر دس برس تک جنگل میں سُور چراتے رہے اُس کی ہیئت کذائی دیکھ کر دونوں مُرید شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اور محمود رحمۃ اللہ علیہ بے حد پریشان ہوئے اور اپنے مرشد کی حالت زار پر آنسو بہاتے رہے۔

آخر شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیلانی کی خدمت میں بغداد پہنچے اور اپنے مرشد شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کی فلاح کے لیے بغداد کے گلی کوچوں اور بیت الخلاؤں کی صفائی کرنے لگے آخر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی اس خدمت کے عوض شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیا اُسی وقت انہیں ہوش آ گیا اور وہ کلال لڑکی غائب ہو گئی۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی اور اُن کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا اور پھر سے ولایت پائی:

قرب ولایت بخشی اُسنوں جیونکر اگے آہی

مردوُدوں محبوب بنایا وچ جناب الٰہی

جاں شیخ دی نسبت اندر حضرت ایہہ فرمایا

صنعان نوں پھر اوسے ویلے جان وچ لرزہ آیا

تائب ہویا ویکھ عجائب قدرت میراںؒ سندی
عشق اُس نوں چھڈ بندی کیتا اوس شرابن بندی
کلمہ پاک زبانوں پڑھیا بخرا لیاء ایمانوں
اوہ وسیلہ لے قبیلہ سب ملے صنعاں نوں (7)

پنجابی زبان میں شیخ صنعان کا یہ قِصّہ صرف حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے ہی لکھا ہے اُن سے قبل اور بعد میں بھی کسی پنجابی شاعر نے اس قِصہ کو لکھنے کی کوشش نہیں کی مگر اُن سے پہلے یہ قصہ کشمیری زبان میں ضرور موجود تھا۔

سب سے پہلے محمود گامی اور پھر عزیز اللہ حقانی نے قِصہ شیخ صنعان کشمیری زبان میں تصنیف کیا اس کے بارے میں سید محمود آزاد تاریخ کشمیر میں لکھتے ہیں:

"جب کشمیری زبان نے فارسی رسم الخط اپنا لیا تو اس زبان کے شاعروں اور ادیبوں نے حسن و عشق کی مشہور داستانوں اور مشاہیر کے کارناموں کو کشمیری نظم میں ڈھال کر زبان و ادب کو فروغ بخشا۔ چنانچہ محمود گامی نے یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنوں، شیریں خسرو، شیخ صنعان اور ہارون الرشید کو کشمیری نظم کا جامہ پہنا کر اپنی علمی عظمت کا لوہا منوایا۔ عزیز اللہ حقانی نے محمود گامی کے اتباع میں اپنی طرز پر ہارون الرشید، محمود غزنوی اور شیخ صنعان کے واقعات کشمیری میں نظم کیے۔(8)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قِصہ 1274ھ میں تصنیف کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنہوں نے ایک سال (1274ھ) میں دو کتابیں (تحفۂ میراں اور قصہ شیخ صنعان) تحریر فرمائیں۔ حضرت میاں صاحب خود فرماتے ہیں:

تم ہویا صنعانی قصہ نال اللہ دی یاری
ایویں ہر ہر کارج میرا اوہا سدا سنواری
باراں سو چوہتر آہے سن تاریخ لکھاواں
نام محمد شاعر سندا عاجز شخص نتھاواں (9)

اسی طرح تحفۂ میراں کے صفحہ نمبر 87 پر لکھتے ہیں:

سن مبارک ہجری آہا باراں سو چوہتر
جاں تصنیف محمد کیتا ایہہ مبارک دفتر
کامل پیر عربی میرا نام غلام محمد
اہل شریعت اہل طریقت وانگ امام محمد

حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندگی اور شاعری میں سادگی کے قائل تھے یہی سبب ہے کہ آپ کے تمام کلام خصوصاً سیف الملوک میں خیال، مضمون الفاظ اور اُسلوب میں سادگی کا عنصر غالب ہے کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اُن کی شاعری پنجابی عوام کیلئے ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ اس لیے وہ شاعری میں مستعمل تشبیہات، تلمیحات، استعارات اور صنائع بدائع سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے چنانچہ انہوں نے حتی الامکان سادگی کو اپنایا اور شعر کو پُر لطف بنایا، اس لیے فرمایا:

سادہ شعر پسند عواماں سمجھن نہ تکلیفاں
عالم فاضل پڑھدے ناہیں ایہہ ہندی تصنیفاں
ہر بیتے وچ صنعت پاواں قدرت رب تھیں مینوں
عام نہ سمجھن پڑھن نہ عالم لکھ لکھ دساں کیہنوں

سادہ شعر صفائی والا ہوندا درد رسیلہ
صنعت تے تکلیفاں اندر اُس تھیں کراں نہ حیلہ (10)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے پنجابی کے چند شعراء خاص طور پر احمد یار مرالوی (1767ء تا 1845ء) نے اپنے قصہ یوسف زلیخا میں مختلف صنعتوں کا خوب استعمال کیا جہاں سے حضرت میاں صاحب کو خیال آیا کہ کہیں اُن کے قارئین یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ شاعری میں صنعتوں کے استعمال سے نابلد ہیں اور صرف سطحی قسم کے شاعر ہیں۔ یہ سوچ کر انہوں نے پہلی مرتبہ ''قصہ شیخ صنعان'' میں چند صنعتیں استعمال کیں خاص طور پر صنعت تجنیس لفظی، صنعت تجنیس معنوی، صنعت لف ونشر اور صنعت تلمیح سے کلام کو آراستہ پیراستہ کیا۔

صنعتِ تجنیس لفظی سے مراد وہ صنعت ہے جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن کے ہجے ایک جیسے ہوتے ہیں یعنی دیکھنے میں یکساں نظر آتے ہیں لیکن اُن کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً

مُہرا ویکھ دہن دا زُہرہ ، زہرہ زہر ہو جاوے
ملک فلک دے تک نہ سکدے کُھوہ غبغب مت پاوے
لب لالی تک لو لو ، لالہ لعل لُکے شرمک کے
لالہ ٹوپی لاہ لاہ سُٹے لہ لہ چہرہ تک کے
مرگ نیناں دے مار کٹاراں مرگ گتھن جیوں جنگی
سو سو خون کرن وچ پلکاں ، پلکاں تیر خدنگی
چاندی پیر تلی تک چاندی چاہندی چھکی جاندی
پکڑے پیر اُوہدے کر تکڑے جھانجھر ہو سوہاندی (11)

پہلے شعر میں زُہرا (ستارہ) زہرا (پتّا) زہر (زہریلی دوا) دوسرے شعر میں مرگ (ہرن) مرگ (موت) پلکاں (گھڑی لمحہ) پلکاں (ابرو) چاندی (دہات) چاندی (اُٹھائی) چاہندی (چاہتی) اس نوع کے ان گنت اشعار سے قصہ شیخ صنعان گلستان کی شاخ کی مانند پھولوں سے لدا ہوا نظر آتا ہے۔ اب یہاں چند ایسے اشعار پیش کیے جاتے ہیں جن میں صنعت تلمیح سے خوبصورت کام لیا گیا ہے یہ تلمیحات جہاں کلام میں شعری حُسن پیدا کرنے کا کام دیتی ہیں وہاں کلام میں ایجاز و اختصار کی خوبی بھی پیدا کرتی ہیں:

تخت ہزارہ چھوڑ پیارا رانجھا ہو آوارہ
جا سیالیں جھلّے گالیں بنیاں چاک بچارا
عشق فرشتے لاہ اسمانوں بابل دے کھوہ ڈالے
بابل دا گھر چھوڑ زلیخا مصر قضیئے جالے
سُولی شاہ منصور قبولی شمس کھلّ لہائی
ابراہیم سِرے پر گڈا شاہی عشق چھُڑائی
فرہادے آزادے لگا عشق شیریں دا شیریں
بن ترکھان اُجاڑاں اندر جائے پہاڑاں چیریں
کان بھنبھوری دھوہا زوری پٹوں چھوڑ امیری
مہینوالے جھلّے پالے آپوں راناں چیری
کان پری دے سیف ملوکے جری مصیبت بھاری
اک صورت دی مورت تک کے مال متاع جند واری
پیغمبر دا بیٹا یوسف بردہ ہو وکاناں
عشق جلایا کام کنور نوں مُلکیں پھرنے نماناں (12)

ان اشعار میں رانجھا، تخت ہزارہ، سیال، بابل، زُلیخا، شاہ منصور، شاہ شمس، ابراہیم بن اَدھم، فرہاد، شیریں، بھنبھور، پنُوں، مہینوال، سیف الملوک، یوسف، کام کنور، سب تلمیحات ہیں۔ ان تلمیحات سے حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے وسعتِ مطالعہ کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قوت حافظہ بہت تیز تھی جب ایک تلمیح ذہن میں اُبھرتی تھی تو پھر اُس کے پیچھے بے شمار تلمیحات کی قطار لگ جاتی تھی اور حضرت میاں صاحب اُن کو باری باری شعروں میں استعمال کرتے تھکتے نہیں تھے۔ پھر ایک دم اُن کو خیال آتا تھا کہ اگر میں ان صنعتوں کے استعمال میں زورِ طبع دکھاتا رہا تو اصل قصہ نامکمل رہ جائیگا پھر وہ قصہ گوئی کی طرف لوٹتے تھے۔ مثلاً:

یار اُڈیکن ہار کھلوتے قِصہ پار اُتاریں

پچھلی گل کر یاد محمد ہِر فریاد پکاریں (13)

بالکل ایسی ہی صورت ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ کی ہے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذہنی اُفتاد کچھ اس انداز کی تھی کہ جب کوئی لفظ اُن کے ذہن میں آتا تھا تو اُس کے ساتھ ہی بے شمار ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ اُن کے دماغ میں خود بخود پیدا ہوتے چلے جاتے تھے۔ ایسی صورت واقعہ صرف اُسی شخص کو پیش آتی ہے جس کا ذخیرۂ الفاظ بے انتہا وسعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے مختلف زبانوں پر عبور اور اُن کے استعمال پر اختیار ہوتا ہے۔ مثلاً:

پیر اسیر کیتا تقدیر۔ تیری غیرت جرت اندر۔ ویکھ احوال وبال آلودہ۔ جرم گوایا جُرم کمایا۔ دردی منگ اوسے در دی۔ منگ نہ سنگ۔ چنگا بہہ رہناں جے ڈِھناں سہناں۔ تیغ فرق دی فُرق چلائی۔ دُختر تھیں ایہہ دفتر سُن کے۔ روڑے بھکھ سُکائے روڑے۔ جا اُجاڑیں پھر پھر جاڑیں۔ پھر ترسائے کاج رچائے۔

ڈاہڈے اگے ڈاہ دے ہر نوں۔ رنج خواری بہتی ساری۔ کوئی پیارا ہر گز چارا۔ مُول نہ پئی قبول پیا دل۔تکیہ میرا تکیا سبھناں۔کُل مُریداں کرن عیداں۔ عشقے اندر عیشاں ناہیں، شیخی رلی تے خاک گلی۔فرہادے آزادے لگا۔سیتا کارن سِیتا سلیں۔سُولی شاہ منصور قبولی۔کرن صلاحاں باجھ ملاحاں۔ہوئے مُرید مُرید (منکر) تمامی۔وغیرہ ہم

قِصّہ ہیر رانجھا

قصہ شیخ صنعان کے آخر میں قصہ ہیر رانجھا بھی شامل ہے۔ یہ قصہ بے حد اختصار کے ساتھ صرف دس صفحات پر مشتمل ہے جس کے بیان کیلئے سی حرفی کی صنف استعمال کی گئی ہے۔ دراصل یہ مکمل قصہ نہیں بلکہ ہیر کی طرف سے رانجھے کے نام ایک چِٹھی ہے۔مگر چِٹھی کچھ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ اُس میں قصہ ہیر رانجھا کے نمایاں واقعات اور حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یوں ایک قاری صرف یہی ایک چِٹھی پڑھ کر ہی قصہ کے تمام واقعات حالات اور جذبات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔

اس قصہ میں اگر چہ وارث شاہ کی مانند قصہ گوئی کے جملہ تقاضے پورے نہیں کئے گئے اور نہ ہی کردار نگاری، جذبات نگاری، منظرنگاری، جزئیات نگاری، سراپا نگاری، ڈرامائی انداز، اشیاء کی تفصیل، بارات کی تصویر، چوچک کی جاگیر، رانجھن زُلفوں کا اسیر، سوہنی جٹی ہیر، جس کا حُسن بدر منیر، عشاق کے پیروں کی زنجیر، رانجھا بھائیوں سے دلگیر کی وضاحت ہے۔ دراصل حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کو خیال آیا کہ پنجابی کے تمام بڑے شاعروں نے قصہ ہیر رانجھا ضرور لکھا ہے اور اُس میں اپنے اپنے زورِ طبع اور زورِ قلم کے فن کا مظاہرہ کیا ہے خاص طور پر سید وارث شاہ نے قصے کو بے مثال انداز اور اُسلوب میں بیان کیا ہے کہ اُس میں ابدیت پیدا ہو گئی ہے۔ میں اُن

شاعروں سے پیچھے کیوں رہ جاؤں۔ لہٰذا حضرت میاں صاحب نے اس قصہ میں جدّت یوں پیدا کی کہ اُسے قصہ گوئی کی بجائے چٹھی کی صورت عطا کر دی جس کا پہلا بند ملاحظہ ہو:

الف آ نمانیئے کانیئے نی نک عاجزی دا رکھ خاک اُتے
سِروں پیروں کر کے چل ول جانی رکھ قدم ناہیں راہ پاک اُتے
تقدیر صریر دے نال روشن کریں رمز ضمیر دے چاک اُتے
سینہ چاک محمدا جا کھولیں میرا خط سوہنے چالاک اُتے

اس چٹھی کا انداز بالکل خطوط نگاری جیسا ہے جس طرح مکتوب نگار خط میں حال احوال بیان کرتا ہے اور جدائی میں قلبی واردات اور داخلی کیفیات کا اظہار کرتا ہے اور جذبات واحساسات کی تصویر کشی کرتا ہے اسی طرح حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس چٹھی میں ہیر کی دلی کیفیات اور اُن کے محرکات کو ایسے انداز میں بیان کیا ہے کہ ان کے ساتھ ساتھ خارجی امکانات کے حوالے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسے

بیٹھی اندرے گلیاں مُڑھکیاں تھیں وداع ہو گئے بھکھ نیند میرے
اکھیں روندیاں روندیاں گھٹ ہوئے جیہڑے تیز آ ہے اگے دید میرے
گیا انگ دا رنگ بے سنگ باجھوں، کدوں جان دی ہوگ رسید میرے
لئیں سار محمدا گور دی جی مر گئے جاں ایہہ مرید تیرے

اس چٹھی میں بھی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے تشبیہات، استعارات کے علاوہ بہت سے صنائع بدائع سے بھی کام لیا ہے اور شاعری کے میدان میں گلہائے رنگا کھلائے ہیں۔ فکری، فنی اور تکنیکی اعتبار سے یہ چٹھی نما قصہ پنجابی ادب میں اپنی نوعیت کا واحد قصہ ہے۔ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے بہت سے ایسے قصے لکھے ہیں کہ اُن سے قبل پنجابی میں کسی شاعر نے نہیں لکھے بلکہ اُن کے

بعد بھی اُن قصوں پر قلم اُٹھانے کی کسی شاعر کو ہمت نہ ہوئی مثلاً قصہ سخی خواص خاں۔قصہ شیخ صنعان۔تحفہ رسولیہ۔تحفہ میراں۔مثنوی نیرنگ عشق وغیرہم ایسے قصص ہیں جن پر سوائے میاں صاحب کے کسی پنجابی شاعر نے کچھ نہیں لکھا۔

ان کے علاوہ جن روائتی قصوں کو آپ نے لکھا ہے ان میں کوئی نہ کوئی نیا پن اور جدّت ضرور پیدا کی ہے مثلاً قصہ ہیر رانجھا۔قصہ سوہنی مہینوال۔قصہ مرزا صاحباں۔قصہ شیریں فرہاد وغیرہ۔روایتی قصے ہونے کے ساتھ ساتھ جدّت طرازی کے بھی حامل ہیں:

ی۔ یار نے نال بہال مینوں ایس، جگ توں ہتھ توہائیکے جیوٗ
کھانا اپنے نال کھلایا سوہچھی طرح دے نال رجائیکے جیوٗ
ہتھ دھو چلوٹیاں کر بیٹھے سچے رب دی حمد تہائیکے جیوٗ
ہُن بخش پیالڑا آپ مینوں جویں دوستاں تُساں پیالڑے نی
پچُھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

مخلص

ڈاکٹر سید اختر جعفری

ایم۔اے (اردو، انگریزی، فارسی، پنجابی)

پی ایچ۔ڈی

اپریل 2016ء

حوالہ جات

-1 مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ نفحات الانس میں رقمطراز ہیں:

روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس می گفت و عامہ مشائخ قریب پنجاہ تن حاضر بودند۔ از انجملہ شیخ علی ہیتی و شیخ بقا بن بطور و شیخ ابو سعید قبولی و شیخ ابوالحبیب سہروردی و شیخ جا گیر قضیب الھان موصلی، شیخ ابوالسعو دوغیر ایشاں از مشائخ کبار کہ شیخ سخن میگفت ۔ ناگاہ در اثنای سخن گفت ''قدمی ھذا علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ'' شیخ علی ہیتی بمنبر آمدہ وقدم مبارک شیخ را بگرفت و برگردن خود نہاد و بزیر دامن شیخ در آمدہ سائر مشائخ گردنہا خود پیش داشتند ۔ شیخ ابو سعید قبلوی گفتہ کہ چوں شیخ عبدالقادر گفت ''قدمی ھذا علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بر دل وے تجلی کرد۔ (نفحات الانس۔ص 354)، یہی منقبت قلائد الجواہر ص 23) بہجتہ الاسرار (ص 7،8) نزہتہ الخواطر (ص 35) ، سفینتہ الاولیاء (ص 67) میں بھی درج ہے۔

-2 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 10-11

-3 ایضاً ص 12-13

-4 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 21

-5 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 24،23

-6 ایضاً ص 28

-7 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 39

-8 سید محمود آزاد۔تاریخ کشمیر، ص 183

-9 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 44

-10 حضرت میاں محمد بخش۔قصہ شیخ صنعان، ص 8

11- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 8

12- ایضاً ص 33

13- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 38

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائے نامہ بر نامِ خدا
می کُنم تا راست گردد کارِ ماء

(خدائے عزّوجلّ کے اِسم مُبارک سے شروع کیا جا رہا ہے تا کہ میرے تمام کام درست ہوں)

اوّل حمد خداوند والی والی جو جگت دا
بس گردوں[1] سرگرداں[2] کیتا دِیہیں[3] راتیں وتا را
اُپر انبر[4] تنبو تانے بِن تھمّاں بِن[5] لاہاں
باآرام[6] زمین کھلائی میخاں مار بیٹھاہاں
چھیاں دِناں وچ ست ستارے ہر اک پا تاثیراں
آپو اپنی جائی رکھے دے کے بُرج جگیراں
پانی تھیں چا عرش بنایا آدم کیتا خاکوں
جان ایمان دِتے اُس تائیں اپنے نوروں پاکوں
اوہ مظہر اتّم بُلایا اوس ملی مختاری
اُنہاں وِچّوں ختم نبیاںؐ احمدؐ نوں سرداری

1۔آسمان، 2۔پھرنا، 3۔رات دن، 4۔آسمان، 5۔ستون اور رسے،

6۔الم نجعل الارض مہد او الجبال اوتادا (قرآن پاک)

بعد ازاں نعت امام المرسلین
مے نویسم با محبت با لیقین

(اِس کے بعد سرکار دو عالم ﷺ کی نعت مبارک محبت اور یقین کے ساتھ لکھی جا رہی ہے)

خاطر اُسدی تخت سہایا اُوچا عرش بریں دا
مجلس بیٹھن کان وچھایا سُچا فرش زمیں دا

صدر بدر وچ دوہاں جہاناں خواجہ دُنیا دیں دا
گنج وفا خورشید شرع دا ہے دریا یقیں دا

سرکر دے سلطان ملک دے ہالہ (1) اسنوں دیون
کرُسی عرش دوارا اُسدا قبلے وانگر سیون (2)

مہتر بہتر کل نبیاںؑ دا شاہ سوار بُراقاں
چُمے قدم مبارک اسدے سُرور عجم عراقاں

قدم محمدؐ والے رکھے سر تے سب دینداراں
راہ اسدے پر جانیں پاکاں ہونون خاک ہزاراں

مہتر موسیٰؑ طور اُتے چڑھ کہیا سی رب ارنیٰ
سچے رب فرمایا اسنوں موسیٰ لا تذرنی (3)

۱۵۹۴۸۹

اِسنوں چاہڑ براق سدایا کرسی عرشوں اگے

قَابَ قَوْسَیْن [4] اَوْ اَدْنٰی کہیا سُنیا سارے جگے

موسیٰ نوں فَخْلَعْ فرمایا وادی وچ پہلیری

ایس براق بہشتوں آندا سمجھو وتھ [5] گھنیری

1۔خراج، 2۔تسلیم کرنا، 3۔مت ڈر، 4۔کمان کے دوسروں سے بھی کم، 4۔فرق،

از شبِ معراج گوئیم اندکے
زانکہ نتواں گفت زو از صد یکے

(حضورﷺ کے معراج سے تھوڑا سا بیان کیا جا رہا ہے کیونکہ سو میں سے ایک بھی بیان نہیں کیا جا سکتا)

جَدوں بُراق فرِشتے آندا کارن خاص سواری
جاں شاہ چڑھن لگے تاں گھوڑے رو ایہہ عرض پکاری
لکھ براق تساڈے حضرت میں تھیں چنگ چنگیرے
بھلکے میں پر کرو سواری مُہر لگا سر میرے
دَست مبارک گردن لایا لگوس ٹھپا سُچا
نال خوشی دے گھوڑے ہویا چالی گز قد اُچّا
ہو حیران کھلوتے حضرتؐ کیونکر آسن جائی
روح مبارک میرانؒ جیو دا آ ملیا اُس جائی
چاء کندھاڑے آسن اُتے حضرت شاہ پچایا
میرانؒ اُتے شفقت کرکے پاک نبیؐ فرمایا
قدم میرے تدھ گردن رکھے صدقہ اس خدمت دا
چاسی قدم مبارک تیرے ہر ہر ولی اُمت دا

پھر جاں چھوڑ مکاناں جتھاں سرورؐ گیا اگیرے
سنگی جا نہ سکدا اوتھے دِسدے خوف گھنیرے
عرش بلند حسابوں باہر حضرت چڑھناں آیا
اوتھے جاء کھلوتے کیونکر چڑھساں بار خدایا
پھر اس ویلے روح مبارک میراںؒ مردولی دے
کاہندے چاہڑ چڑھائے عرشوں چمّے قدم نبیؐ دے
فیر نبیؐ نے شفقت کر کے کہیا سُن پیارے
قدم میرے تدھ چائے تیرے چاسن کامل سارے
اَوْ اَدْنٰی دی منزل اندر جاں پُہتا شاہ شاہاں
اک جوان مبارک صورت ملیا آن اگاہاں

آں جوانے کہ نبیؐ آں گاہِ دید
قطرۂ از بحر وصفش ایں چکید

(جس جوان کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت دیکھا اس کے اوصاف کے سمندر سے ایک قطرہ یوں ٹپکایا جا رہا ہے۔)

وال اُسدے دی صفت نہ میوے[1] لکھاں دفتر اندر
واہ واہ رات ملی جس اندر اوہ خورشید اوہ چندر
لکھاں یوسفؑ ہون زُلیخا جے اس پاسے تکّن
مالک دیاں عزیزاں تائیں مصری بھی گھٹ تکن
وچ جہان حُسن دے ناہا ہرگز اسدا ثانی
اُس خورشیدوں اک چمکارا صادق صبح نشانی
اسدی زُلف وچوں اک حُلّہ روح القدس پیارا
شاہد ہے اسرار اوہدے دا ہر دو عالم سارا
حُسن الٰہی دی اوہ آیت واہ دیدار پیارا
سورج چن سلامی اُسدی روشن ہور ستارا
ناں جاناں اک جہات اہدی دا کون جھلے چمکارا
اسے کارن دسے ناہیں پاک جمال اوہ سارا

غوغا پوے جہاناں اندر جے اوہ پردہ کھولے
عاشق دیکھ ہوون دل گھائل جان پیاری کھولے
اوہ دلبر اس باغے اندر سیر کرن جاں آیا
برقع سی گُلرنگ مجازی چہرے اپر پایا
اُس برقعے ول جو کوئی تکدا عاشق غیرت کھاوے
جلدی سیس کٹاوے اُسدا شوقوں تیغ چلاوے
نام اسدا جس ورد کمایا حیرت دی سنگ کاتی
کٹن ترت زبان نہ بولے اگوں وچ حیاتی
جے کوئی خوابے اندر ویکھے ذرہ اس جمالوں
دوئے جہان و سارے دل تھیں چھٹے سبھ جنجالوں
اہ جمال کمال منور جے کوئی ظاہر تکے
جل جاوے پروانے وانگر ہر گز جی نہ سکے
ایسے سوہنے سندر مکھ دے عشقے اندر مرناں
بہتر سو[100] حیاتی نالوں صدق محمدؐ دھرناں
اسے درددوں مردے عاشق لکھ ہزار کروڑاں
میں بھی ایہو موت ہمیشہ رب تھیں منگاں لوڑاں
ناں وچھوڑا جھاگن[2] ہوندا ناں دیدار جھلیوے
نام اوہدے وچ لذت آوے دم دم ذکر کچیوے

جے جھلن دی طاقت ہوندی شاہ دیدار ویکھاندا
ہائے ہائے لائق نہیں اس گل دے ایہہ غم جگرا کھاندا
اصل نہ لبھے عکس [3] انہاندا شیشے اندر پانواں
ہمت نال مُصقّل [4] کر کے شیشہ دلوں بنانواں
دل نوں شیشہ کریں محمدؐ دسے روپ شہاناں
ذرے اندر نظری آوے کُرسی عرش اسماناں
بہت بلند محل شہاندا اوسے شہر سہایا
ہر ہر روپ جگت [5] پر جیہڑے سبھ پر اسدا سایا
ایہہ سبھ سائے غیر محمدؐ چھڈ ہوویں کجھ اتے
سورج سندی دُھپ نہ لگدی سائے اندر سُتے
ایہہ مذکور نہ لکھیا جاوے اُچا شرح بیانوں
پچھلی گل سنبھال محمد جاں شاہ ملے پیا نوں

1۔سمائے،2۔برداشت کرنا،3۔تصویر،4۔قلعی کرنا،5۔زمانہ

ایں بیان آں عنایت ہاست کاں
شاہ کرد آنگہ بحقّ آں جواں

(یہ اُس عنایت کا بیان ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جوان گرامی نشان پر فرمائی)

سرورؐ عالم پاک نبیؐ جد حُسن کمال ایہہ ڈٹھا
لگا شاہ نبیاںؐ تائیں بہت پیارا مِٹھا
آتش شوق محبت والی روح میراںؒ دی آہی
شب معراج ملی دل بَر نوں کیتا کرم الٰہی
حکم ہویا دس کون حبیباؐ ایس جوان پچھانے
کیتی عرض نبیؐ نے ربا سر[1] تیرا توں جانے
کہیا رب نواسہ تیرا سید عبدالقادرؒ
محبوباں وچ سرور کیتا اِس سِر نوری چادر
ایہہ سردار ولیاں کیتا اس پر خاص عنایت
سُن فرمان نبیؐ صاحب نوں ہوئی خوشی نہایت
تینوں ویکھ ہویاں من خوشیاں پیغمبرؐ فرمایا
خلعت[2] خاص پہنائیوس تینوں اللہ کرم کمایا

گردن تیری تے میں رکھے اپنے قدم پیارے
کل ولیاں دی گردن اُتے ہوسن قدم تمہارے
ایہہ عنایت میراںؒ جیونوں جد[3] اشرف تھیں آہی
جیکوئی شک کرے اس اندر جانو اوہ گمراہی

1۔بھید،2۔لباس،3۔آباواجداد

شمہٗ از زُہد آں بشمردہ اند
زاں قدم بر ہر ولیش کردہ اند

(تھوڑی سی خوشبو آں حضرت کی ریاضت اور عبادت کی گنی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ولی اللہ کے کندھے پر حضور کا قدم مبارک ہے)

سُنیو ہور یقین لیاہو راوی دے گواہی
باراں سال کھلے اک پاء پر اوہ محبوبؒ الٰہی
باجھ ضروری تے مجبوری دوجا قدم نہ دھردے
سب نوافل اتے فرائض مشکل پورا کردے
تاں پھر حکم الٰہی ہویا دس اسانوں میتا (1)
دوجا پیر زمیں پر دھرناں ترک تُساں کیوں کیتا
میراںؒ عرض کریندے ربا جس جس پاسے تکاں
ہر ہر جاء پیاری تیری پیر نہیں دھر سکاں
بن اک پیر کھلون نہ ہوندا نہیں تاں اوہ نہ دھردا
بے ادبی تھیں میں شرماواں دھراں نہ دوجا ڈردا

سُن ایہہ عرض کھُلا در رحمت کہیا اللہ سائیں
ایہہ آداب قبول تساڈے دوجا قدم ٹکائیں
کل ولیاں دی گردن اُتے قدم مبارک تیرے
سلب کریساں حالت اُسدی جے کوئی گردن پھیرے
اگے حضرت ختم نبیاںؐ اُس راتیں فرمایا
پھیر جناب الٰہی وچوں ایہہ منصب شاہ پایا
بہت کتاباں اندر لکھی ایہہ روایت ولیاں
شک نہ کرنا کہے محمد کر کر باہاں کھلیاں(2)

1۔اے دوست،2۔دہائی دینا

ایں بیان حکم ربانیت کو
شاہ مارا گفت حق ایں دم بگو
ہست از جملہ فزوں اکرام من
برسر ہر اولیاء اقدام من

(یہی حکم الٰہی ہمارے بادشاہ کو ہوا جو بیان کیا جا رہا ہے انہی الطاف و کرم کی وجہ سے تمام اولیاء کی گردنوں پر حضور فرماتے ہیں میرا قدم ہے)

وچ نفحات[1] الانس کتابے لکھیا حضرت جامی
جیہڑے عارف کامل ہوئے جانے خلق تمامی
قدم مبارک والا مسئلہ بالتفصیل سُنایا
جس جس ولی روایت کیتی اُسدا نام لکھایا
حاضر[2] غائب سب ولیاں نے نال ارادت خاصی
سر اکھیں پر قدم ٹکائے جو منکر سو عاصی[3]
وچ حیاتی بعد مماتی فیض شہاندا جاری
پان ارادت مند حضوروں دم دم مدد یاری

روز جمعہ دے منبر اُتے سید عبدالقادر
اک دن خطبہ پڑھدے ہویا حکم الٰہی صادر[4]
اے محبوبؓ پیارے میرے نہیں کسے تھیں ڈرتوں
سب ولیاں دی گردن اتے قدم مبارک دھرتوں
جے کوئی تیرے قدم مبارک سر گردن نہ چاسی
فقر ایمانوں خارج ہو کے دین دنی تھیں جاسی
تاں پھر ھذا قدمی[5] کلمہ حضرتؓ بول سنایا
ہر اک ولی ولایت والے سر نیواں کر چایا
نال ادب دے کر تعظیماں سر گردن پر دھریا
اک صنعان[6] تکبر کیتا قہروں مُول نہ ڈریا
اوہ سی پیر زمانے سندا[7] شیخ اجل اس ویلے
کئی ہزار مرید اوہدا سی کامل اکمل چیلے

1- نفحات الانس مصنفہ حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی جسمیں 666 اولیاء اللہ کے حالات قلمبند ہیں۔ 2- مراد اولین و آخرین، 3- گناہ گار، 4- جاری، 5- قدمیْ ھٰذہٖ علی رقبۃِ کلِ ولی اللہ، 6- شیخ صنعان صنعا کے رہنے والے، 7- زمانے کا،

در بیان احتراز شیخ کے!
ایں زوصف اوست از صدہا یکے

(شیخ صنعان کا انکار کہ میں اپنی گردن پر کیوں ان کا قدم رکھوں اور اس کی سزا جو حضور کے اوصاف سے ہزاروں میں سے ایک ہے)

سال پنجاہ [50] اُس کعبے اندر زُہد عبادت کیتی
نفل نمازوں ہووے نہ فارغ ہر دم رکھے نیتی
عالم عامل فاضل کامل نامی لہندے چڑھدے
ظاہر باطن دے اس اگے کھُلے سارے پردے
حج پنجاہ گزارے اس نے نال ارادت خاصی
قیدی کیتا نفس اُس شیخے دیوے نہیں خلاصی
ایس طرح اُس عمر گذاری روزے وچ نمازاں
سنت کوئی نہ چھڈدا آہا صنعاں محرم رازاں
پیشوا طریقت والے پاس اوہدے چل آون
خودی تکبّر چھوڑ تمامی آ کرسیس [1] نواون!
چیرے [2] وال معانی اندر حل کریندا مشکل
اہل کرامت پیر طریقت صاحب عالی منزل

جس کسے نوں ہووے کوئی بیماری یا سُستی
عیسیٰؑ جیہے دم اُسدے تھیں پاوے تندرستی

ہر اک حاجت مند اُس درتھیں خالی ہتھ نہ جاوے
نال ارادت جو کوئی آوے چا مراداں پاوے

سو تصنیف اوہناں دی آہی ہر اک بحر معانی
اوہ محدّث [3] اتے مفسر با تفسیر قرآنی

زہد ریاضت اندر اسنوں درجہ رب نے دتا
پر بن زہر پرم دے ناہیں مرے محمد پتّا [4]

ہر عاشق تے ایہو جیہی بنے مصیبت بھاری
منزل اندر پہنچن اوکھا باجھ لنگھے اس باری [5]

جو کوئی اس کٹھیالی گلدا اگوں راہ نہ بھُلدا
جس ایہہ جنگل گاہے ناہیں وچ عذاباں رُلدا

صنعاں کہیا میں بھی رب دا ہاں محبوب پیارا
کی حاجت جے قدم اوہدے دا سر پر کراں سہارا

1- سر جھکاتے، 2- بال کی کھال اتارنا، 3- ماہر حدیث، 4- نخوت، تکبر، 5- دریچہ

در بیان آں کلام برق گوں!
کززبان شاہ آنگہ شد بروں

(حضور غوث الثقلین نے شیخ صنعان کی گستاخانہ کلام سن کر بجلی کی سی تنبیہ کلام ارشاد فرمائی)

لکھ کوہاں تھیں سندے آہے حضرت میرانؒ سائیں
سمجھ دلیل کہیونے چاسی اوہ سرخوکاں[1] تائیں
میرانؒ قادر قدرت والا اُسدا بول نہ مڑدا
برق غضب دی ڈال تروڑے پھیر کسے تھیں جُڑدا
کون کوئی صنعان اس اگے توڑے شیخ سداندا
سخت سزا لوے جو موڑے بردا[2] حکم شہاندا !
باز اگے پرواز کبوتر کرسی کی دلیری
کی خرگوش بچارا کرسی نال ببر دے شیری
لستا ہو کے نال زورآور جو کوئی کردا پنجہ
ہو بے زور گرے کھا دھکا لُوں لُوں ہووس رنجہ
زال[3] عصا پھڑ ٹرنے والا بیٹھا اُٹھ نہ سکے
رُستم نال کرے چا کُشتی جان دیوے اک دھکے

غیرت شیخ نہ معلم کیتی تائب ہو نہ جھُریا
نال مرید لئے دو کامل راہ کعبے دے ٹُریا
شیخ فرید الدین محمد حسن عطار بُلاندے
دوجا سی محمود تریوے[4] مزلو مزلی[5] جاندے
رستے اندر چلدے چلدے شہر آیا ترسائی
لڑکی اک چوبارے[6] بیٹھی شیخ تائیں نظر آئی

1- خنزیر، 2- غلام، 3- بہت کمزور اور بوڑھا آدمی، 4- تینوں، 5- منزل بہ منزل،
6- مکان کی دوسری منزل

دربیاں حُسن آں غارت گرے
آں بُت زاہد فریب و کافرے

(اس ہوش ربا کا حسن بیان کیا جا رہا ہے جو زاہدوں اور عابدوں کو فریب دے کر کافر کرتی تھی)

حُسن جمال کمال اوہدے دی کیہ کجھ گل سُناواں
تاں حشر تک لاں سیاہی اجے نہ وال سُہاواں
متھا سی خورشید چمکدا قوس قزح بھروٹے [1]
چن دے ٹکڑے دو رخسارے برق پوے اکھ چٹے
مُہرا دیکھ دہن دا زُہرا زُہرا زہر ہو جاوے
ملک فلک دے تک نہ سکدے کھوہ غبغب مت پاوے
لب لالی تک لوُ لوُ لالہ لعل لکے شرمک کے
لالہ ٹوپی لاہ لاہ سٹے لہ لہ [1a] چہرہ تک کے
جوڑہ ابرو وانگ کماناں طاق آہے وچ خوبی
دانے ویکھ ہوون دیوانے اس پر تم محبوبی

مرگ نیناں دے مار کٹاراں مرگ گھتن جیوں جنگی
سو سو خون کرن وچ پلکاں[2] پلکاں[3] تیر خدنگی
چاندی پیر تلی تک چاندی چاہندی چھکی جاندی
پکڑے پیر اوہدے کر تکڑے جھانجر[4] ہو سو ہاندی
دند چٹے جیوں موتی لڑیاں اکدوجے سنگ لڑیاں
چنبے گلیاں گلیاں اندر ویکھو کیوں کر جڑیاں
قد سفیدے وانگر سدھا رنگ سفید چنبیلی
کنّ زلفاں وچ دسدے جیوں وچ سبزی پھل رویلی
پریاں ویکھ ہونون دلبریاں کرن طواف چوفیرے
دِیوے[5] وانگن دیوے لاٹاں روشن کرے ہنیرے
واتوں[6] بات نہ کیتی جاوے بے معلم کی آکھاں
لیکن ایڈ نشانی آہی جیوں سوئی[7] دیاں آکھاں
ٹھوڈی ویکھ ہوون شرمندے بہی سیب خوبانی
گلنارے رُخسارے تک کے گل گل ہوون پانی
نرگس نوں بیماری لگی جاں ڈٹھیوس ول نیناں[8]
نیناں[9] سیس گندن پھر جیوں کر جادوگر کوئی ڈیناں[10]

کنڈل پا کمند زُلف دی سورج کیتا بندی (11)

رت سٹری کستوری ہرناں لے خوشبو اس سندی

جے کوئی تار زلف دی ویکھے گل وچ پاوے جنجوں (12)

جنجوں (13) لاڑے چُن چُن مارے شاہ چھوڑاوے گنجوں (14)

زاہد صوفی شیخ نہ جاون کوچے اس پری دے

جو جاوے اس دین کھڑاوے جلدی کفر خریدے

1- ابروئے خمدار، 1a- سرخ، 2- ساعت، 3- ابرو، 4- زیور، پازیب، 5- چراغ، 6- منہ، 7- سوئی کی آنکھیں، 8- آنکھیں، 9- حجام زادیاں، 10- ڈائن، 11- قیدی، 12- زنار ترسایاں، 13- دولہا، 14- خزانہ دے کر

در بیان فریفتہ شدن شیخ صنعان بر دُختر ترسایاں

(شیخ صنعان کا ترسایوں کی لڑکی پر عاشق ہونے کا بیان)

بوہتی نظر بچائی شیخے ڈھال رکھی دل تیراں
پر اوہ کیونکر کھسے محمد تیر وگایا میراںؒ
بھلے علم قرآن کتاباں چھوڑ گیا اوس ایماں
تسبیح توڑ جنجوں گل پایا پھڑیا عشق غنیماں
کہندا دین گیا دل پچھے جند کویں ہن جاوے
پند نصیحت دے دے تھکے کار نہ کوئی آوے
ویکھ مرید سڑن غم کھانون پیش نہ کوئی جاوے
غالب ہویا عشق اجہیا نہ پیوے نہ کھاوے
شیخوں شیخی نٹھی جاں اوہ شاخ نباتی (1) ڈٹھی
درد پرم تھیں کوڑی ہوئی عمر حیاتی مٹھی !
کُٹھا شیخ مٹھا کر جادو نین کٹاراں بھلے
غمزے لائی سانگ از غیبوں جگر کلیجہ سلے

ہوش عقل تے دین دنی دی خبر نہ رہیوس کائی
رہی نہ تاب[2] حسن دی تابوں[3] گریا اُسے جائی

سو سو آس وصل دی دل وچ جیکر رب ملائے
لکھ شکرانہ کردا دل تھیں جے اک جھاتی پائے

ا۔ مصری کی ڈلی، 2۔ طاقت، 3۔ چمک دمک

شیخ بحالت رفت چناں کش خبر نبودے از خود ز آتش عشقش گریاں وسوزاں مثال ہمی بُود

(شیخ صنعان اس ترسا کی لڑکی کے عشق میں ایسا مبتلا ہوا کہ کسی طرح کی اس کو خبر نہ رہی اور چراغ کی مانند جلتا اور روتا رہا)

گوری گوری اُس کڑی دی برہیوں اگ جلایا
ناں سونے (1) نے سونے (2) وانگر لعل کپور بنایا
رو رو لہو وگاوے روتے موم ہویا تن روئیں (3)
موتی رودن ہیرے ہودن پیا ہنیرا لوئیں (4)
بُھلے علم قرآن کتاباں چھوڑ دتا اُس ایماں
تسبیح توڑ جنجوں گل پایا پھڑیا عشق غنیماں!
آکھے دین گیا دِل پچھے جان کیویں ہُن جاوے
غالب ہویا عشق اجہیا نہ پیوے نہ کھاوے
ویکھ مرید سڑن غم کھاون بنی مصیبت بھاری
پنداں متیں دے دے ہارے کوئی نہ آوے کاری
روز قیامت ہوئے دیہاڑے گزرے مندے رُولے
راتیں دیہاں چوبارا ویکھے اکھ نہ جھمکے مُولے

رات پوے تاں عشق زیادہ سو سو ہویا ہکوں[5]
ہکوں[6] بلن النبے آہیں اس دلبر دی چھکوں[7]

جانوں چت جہانوں چایا خاک سرے پر پاوے
تپدا سڑدا ہنجوں برسن اکھیں نیند نہ آوے

آکھے اج نہیں دن چڑھناں رات نہ جاندی غمدی
یا سورج نوں لو نہ رہیا صبح نہیں اج دُھمدی

وچ ریاضت عمر گزاری راتیں جاگ لنگھایاں
اگے ایسی رات نہ ویکھی مشکل یا رب سایاں

اکھیں نیند نہ آب دلیوچ باجھوں لہو جگر دی
وانگ شمع دے روندا سڑدا اوہ پرواہ نہ دھر دی

لمیں رات نہ گزرے ربا رتو بھر بھر روواں
دیہوں چڑھے تاں اس تھیں اوکھا پلک نہ سوکھا تھیواں

بہتی راتیں روز گزارے وچ عبادت تب دی
ایہہ سب عمروں لمیں آئی پلک پلک اُس شب دی

اج نہیں دن چڑھنا ربا لمیں اڈ ملامت
کالی رات ہنیری دِسّے رین نہ روز قیامت

آہ میری تھیں سورج ٹھریا یا اُس تھیں شرماوے
یا ایہہ سایہ زُلف سیاہ دا دم دم وہدا جاوے

کالی رات دسے وچ اکھیں وانگ گوری دیاں والاں
نہیں تاں درد فراقوں مردا رین فراق نہ جالاں
عمر نہیں غم خوری جوگی رج کراں اج زاری
صبر نہیں جے بیٹھ چوپیتا جھاگاں ایہہ بیماری
طالع ہون اس ویلے جاگن کرن غماں وچ یاری
عقل ہووے تاں راہ بتاوے پھیر کراں ہشیاری
پیر دِسے تے ویکھن جانواں ویکھن جوگ نہ اکھاں
وس ہووے تے راہ اوہناں دی خاک سرے پر رکھاں
یار ہووے تے دۓ دلیری ایہہ غم کس سنگ پھولاں
زور نہیں جے ماراں ڈھائیں ہوش نہیں جے بولاں
عقل گوایا صبر کھڑایا یار نہیں ہتھ آیا!
ایہہ کیہ سُول ڈنڈول پرم دا میں پر رب چلایا
زاری رات سُنی جد یاراں ہو اکٹھے سارے
کرن لگے غمخواری سارے متیں دین پیارے
مجلسیاں تھیں ہکس مریدے کیتی عرض کھلو کے
اُٹھ شیخا کر غسل اس ویلے لاہ وسواس ایہہ دھو کے
شیخ کہیا سو واریں نہاتا لے کے خون جگر دا
داغ جگر دا دھون نہ ہویا نہ جیواں نہ مردا

دوجے کہیا تسبیح کتھے بن تسبیح کم ناہیں
شیخ کہیا تسبیح سٹ پایا جنجوں بھلا اسائیں
دوجے کہیا سن یا شیخا جے کجھ ہوئی خطائی
توبہ کر مت بخشی اللہ اس راہوں پرتائی [8]
کہیوس توبہ کیتی میں تے ننگ نموسوں [9] حالوں
تاں چھٹاں اس شیخی کولوں نالے قیلوں [10] قالوں
دوجے کہیا اٹھ نمازوں شغل پھڑو چھڈ کاری
کہیوس اس محراب ابرو بن نہیں نماز ہماری
دوجے کہیا خلوت اندر سجدہ کر ول رب دے
کہیوس جے اوہ صورت دسے سجدے اس ول پھبدے
دوجے کہیا ہو پشیماں چھڈ ایہہ جھگڑے جھیڑے
کہیوس میں پشیماں اس تھیں لبھدا عشق اگیرے
ہور کہے شیطان بھلائیوں بھلی پناہ ہن منگی
کہیوس ایہہ شیطان بھلاوے جم جم بھل ایہہ چنگی
ہور کہے جس سنیا شیخا آکھن راہواں بھلا
کہیوس کاسہ نام نموسوں بھج [11] میرے تھیں ڈہلا!
ہور کہے رنجور اس دردوں ہویوں درد رنجاناں
کہیوس جیکر دلبر دسے میں کوئی درد نہ جاناں

دوجا کہندا سنگ اساڈے چلو کعبے اندر
کہیوس اس بت خانہ اندر بہتر میں قلندر
دوجا کہندا کعبہ چل کے عذر جنابوں چاہو
کہیوس عذر کراں اس در تے مینوں نہیں ہلاہو
دوجے کہیا دوزخ اگ تھیں ڈر مت اوہ نہ ساڑے
کہیوس دوزخ نوں اک آہوں ساڑاں وانگ منجاڑے [12]
ہور کہے رکھ آس بہشتوں رب تھیں منگ پناہاں
کہندا حور میری ہے دلبر اس بن ہور نہ چاہاں
ہور کہے کر شرم الٰہوں حق راضی کر حقوں
کہندا حق جلایا سینہ کت ول نساں حقوں
دوجے کہیا کرو تحمل پھیر ایمان لیاہو !
کہندا کفر لیا جس اُس تھیں پھر ایمان نہ چاہو
جے کجھ سر میرے تے گزرے جانے رب تمامی
میں معذور اس حالت اندر بخش دیئے ایہہ خامی
متیں دے تھکے سب خادم کوئی نہ آوے کاری
چپ ہوئے جد پچے [13] نہ دارُو اندر ایس بیماری
ماری موج غماں دیاں لہراں نوحؑ طوفانی وانگوں
روہڑ جاسی یا بنے لگسی ایہہ کشتی اس کانگوں

دن دوجے جاں اوہ ترسائن سورج چڑھی چوبارے
شیخ گلی وچ نال سگاں دے گل لگ کوکاں مارے
مٹی گھٹے اندر رُلدا تیلی وانگر سُکا!
ایس سختی وچ صنعاں تائیں آن مہینہ ڈُھکا
بہتا صبر کہیوس بن دلبر زہر فراق پچاوے
ہو بیمار ڈِٹھا پھر آخر در توں سیس نہ چاوے
خاک گلی دی بستر اسدا کرے سراندو در دا
ڈردا جاندا نہیں محمد کوئے دردا دردا

نا، 2- زرخالص، 3- مضبوط جسم، 4- آنکھوں کی روشنی، 5- ایک، 6- سینہ،
ـ شش، 8- واپسی، 9- عزت، 10- بحث، 11- ٹوٹ کر، 12- موبخ، 13- ہضم،

در بیان معنی شعر حضرت عارف نامی مولانا محمد عبدالرحمٰن جامیؒ قدس اللہ سرہ السامی

بصدق ہر کس کہ زد در عاشقی گام
بمعشوقے بر آمد آخرش نام

(جس کسی نے صدق دل سے عشق کے میدان میں قدم رکھا آخر وہ معشوق کے نام سے پہچانا گیا)

سچا قول حکیمے کہیا جو سچا عشق کماوے
آہو[1] اسدی آہوں[2] آتش آہو[3] طیر[4] جلاوے
ویکھ النبے عاشق والے لنب لگے معشوقاں
توڑے دوروں لانون توڑے جھلن[5] چلن بندوقاں
ویکھ لگی شیخے دی زاری جانی دے دل کاری
حب دی نشتر چبھ وگایا خون اکھیں تھیں جاری
وانگ زلیخا جھلی[6] ہوئی سانگ[7] پرم دی جھلی[8]
جھاکی اندر بیٹھی جھاکے جاگی پیڑ اولی

لڑیا کالا ناگ پرم دا لُوں لُوں بس[9] سمانی!
بیدل دا بے دلبر جانی بیدن[10] بید نہ جانی
بھندی اسے جائی رہندی اوہلے مول نہ جاندی
لے جواب گئے بُھکھ تشنہ خواب خیال نہ جاندی
عشقے دی سو ڈائن ڈچھی ہوئی سودائن ہچھی
جانی باجھ جلے جیوً جامہ جیوّں پانی بِن مچھی
اک دوجے ول ویکھ نہ رجدے دِل وچ کردے حیلہ
چور کیتی اس گل دے جھورے چور نہ کرے قبیلہ
چوری عشق کمانون جوڑی آن نصیباں جوڑی
مت کوئی جُرموں محرم ہو کے وت اوہلے کر چھوڑی
دردی منگت اوسے در دی کیتی ڈردی ہولی
جھلن بول جگت جو بولی بولن ناں جیوّں بولی

1- واقعی، 2- آہ وزاری، 3- ہرن، 4- پرندگان، 5- برداشت، 6- دیوانی، 7- تلوار،
8- برداشت، 9- زہر، 10- حکیم

در بیان اُفشائے شدن راز عشق صنعان با دختر ترسایاں

(ترسانیوں کی لڑکی کے ساتھ شیخ صنعان کے عشق کا راز کھلنے کا بیان)

خبر ہوئی پھر باپ کڑی دے پاپ لگا ایہہ مینوں
چڑیوس تاپ غماندا اندر بات سُناوے کینوں
واقف ہو اس سر دا سڑدا دارو [1] کجھ نہ سردا
اندر وڑدا منجی پڑدا پڑدا ویکھ اُتردا!
سنگ نہ سنگ دوہاں دا ڈھیوس دس نہ سکے سنگاں
سنگے سنگے مت کوئی توڑے ایہہ لنگاں دیاں ونگاں

1- علاج

باز اندیشید سر در برکشید
بود دانا وصلاح کار دید
(پھر اس کے باپ نے سوچا اور سر زانو سے اٹھا کر صلاح و مشورہ کیلئے تیار ہوا)

کر صلاحاں کویں نباہاں بھار پیا ایہہ بھارا
غصہ کیتا قصہ پوسی سنسی عالم سارا
تیغ فُرق دے فُرق[1] چلائی پیوند پریت نہ ترٹی[2]
زُہرہ زہر کھلا جلائے میں توں میت نہ چھٹی
جاں دی گنڈھ نہ کھولی جاندی محکم ہوندی جاندی
سو سو تھانویں دیئے کٹاری بھانویں دہی انہاندی
ٹبر کٹھا ہو لوہاراں کوٹھا[3] روڑا پھڑ پھڑ
کر کر کیاں[4] انہاں غلیماں ندی رڑھایا کھڑ کھڑ
گھر گھر آن وڑن جاں ہر ہر قہر پر دے وکھالی
جان حلالی گیا جلالی حلکے نال جلالی[5]
چنگا بہ رہناں جے ٹہناں سہناں آوے چر توں
باپ کٹھے میل آپ کرائے پاپ لہے[6] جے سر توں

جائی اوپر رحمت آئی جائی اپنی جائی [7]
نال دلاسہ پا دل آسا مائی جی فرمائی
سُن بچی ایہہ خواہش میری سچی دلوں زبانوں
من دا مطلب کہو میں مندا من دا اوہ نہ سانوں
جلدا وس نہ چلدا میرا ایتھے کم نہ جل دا
غم جائیاں مرجائیاں جاندا دارو بھلا اجل دا
کہیں تاں اول اُس ول جاواں وَل وَل کے جس گُٹھی
مت ایہہ ول اوّلا نکلے جاوے مرض اپُٹھی [8]
جا مل آواں یا ملانواں کنت ملانواں سنی
دس مینوں وس لاواں جیہڑا وس آوے من منی
لڑکے باپ نہ توڑے ناتا لڑکی جاتا ترُٹھا
کھول کہے میں گھول گھمائی اس توں جس نے کُٹھا
شوخی میری شیخ تروڑی بیرا [9] سیخ چڑھائیوس
میں ہاروت اسمانی بابل بابل دے کھوہ پائیوس
شاخ خوشی دی شیخ تروڑی پتر ہار نہ بھاون
جانی [10] بابل جانی [11] ملیاں مردے جانی [12] پانون
جاناں [13] دے وَل جاناں بہتر جاناں [14] میں ہر کاجوں
برہیوں ناگ اوہدے بس پھُوکی بس تمام علاجوں

دُختر تھیں ایہہ دفتر سن کے جلدی تک اُٹھ جلدی
گل دی پھاہی تھیں جِند گل[15] دی لوڑ کرے اس گل دی
جا ترسا پھر تائیں تائیں کہیا شیخے تائیں
چاہیں لڑکی میری چائیں[16] خدمت چائیں[17] چائیں
ناطہ دین اساں تد جائز اگلا دین گنوانویں!
دین میرے دی رسم قبولیں ساڈی رسم کمانویں
رسم اساڈی جس دامادی دیندے تاں تاں شادی
نت صباحیں جا صحرائیں پھر پھر جنگل وادی
کرے نہ کوکاں باجھ بندوکاں خوکاں[18] پکڑ لیائیں
سر پر چائیں گھر در تائیں سر پر نت اوہ آئیں
کتنی مدت کیتی جاوے ڈھل نہ ڈھل لگاوے
توڑی توڑیں توڑی نائیں توڑی کم ایہہ جاوے
پھر ساڈی جاں شادی ہووے دامادی جو پاوے
ہتھ شراب کباب خوکاں دے ایہہ پیوے اوہ کھاوے
ہتھ اندر ہتھ لاڑی پکڑے بھتے لانون پھیرے
رل کے دوویں رل کے جاون لیون لاواں[19] پھیرے
بِن نکاح ایہہ بہن سوکھلے پہن سوہاگی جوڑے
سب رسوم قبولیں شیخا تاں کوئی جوڑی جوڑے

شیخ جواب دتا اس تائیں جو آکھو سو کرساں
بھانویں خدمت وچ بٹھانویں حکم تیرے وچ مرساں
عاشق سندا دین نیارا دیں نہ یارا یاراں!
مذہب ملت کرن نثاراں ذلت سہن ہزاراں
دھوم گھتی منصور جگت وچ تھم تھکے سے[100] مرداں
تُہمت جاگ لگی اس متھّے جھاگ گیا لکھ مرداں
کاٹا سرمد جیو دا گاٹا ظالم مار کٹاراں
دے بدنامی مارن عامی خاصاں مست خماراں
مجنوں دا دل مجنوں[20] ہویا عاقل کہن دیواناں
لوک انجانے ساڈے بھانے داناں اوہ یگاناں
روڈے[21] بھکھ سکائے روڑے[22] رووے وانگ یتیماں
رو کے اگے آن کھلو کے پینڈا وس غنیماں[23]
مان لیا فرمان اوہناں دا تاں پھر مان[24] گوایا
کس کس دے کم آیا ناہیں جس جس عشق کمایا
شیخ ہوراں نوں اُس گمانوں لگا تیر کمانوں
عالم عامل مرشد کامل پکڑے کہناں کماں نوں
جا اُجاڑیں پھر پھر جاڑیں پکڑے بچے خوکاں!
نت دیہاڑے سر پر چا کے آنے اندر بوکاں

کھریاں کاہندے اُپر کھریاں آنون کر کر کھریاں
درد وچھوڑے صبر تروڑے لکیاں مرضاں بُریاں
سب مرید ہوئے دلبریاں ویکھ اوہ حالاں بُریاں
اس نوبت[25] تھیں سر سے نوبت[26] آن غماندیاں گھریاں
پے[27] پے زہر غماں دا پی[28] پی پے در[29] پے وچ سجدے
سجدے[30] روتے سجدے[31] دیدے[32] رو روا جے نہ رجدے
کرن دعائیں مارن آہیں یا رب ساڈے سائیں
لگ پئی ایہہ اگ غضب دی رحمت مینہ وسائیں
پر جے شاہ کرائے بندی پر جے[33] تھیں کد چھٹدا
مور[34] سلیمانؑ نوں کد موڑے جس چاہے اُس لُٹدا
حضرت میراں شاہ امیراں والی زمیں زمن دا
جے کجھ کرے ارادہ من دا رب شتابی من دا
اسدا بدھا کون چھڑاوے جب تک آپ نہ چھڈے
جے کوئی سرگردانی کردا تیغ غضب دی وڈھے
اوہ ترسا بے ترس زیادہ شیخ تائیں ترسائے
مدت بیتی باجھ نہ بیٹی رسم نہ بھن پرنائے[35]
شیخ بلائیں آئیں چائیں نہ تھکی نہ ٹھکی
بہت سزا ملی اس طرفوں آء اوہ مدت مکی

پھر ترسائے کاج رچائے مشرک مصر سدائے
شادی دے شدیانے وجے ساک قبیلے آئے
بید کڈہائی بہمن نائی ڈُھکے ڈھولی نائی ! !
کاج سوہاء مہراج بنایا داج دتا پرنائی
نہایا دھویا لاڑا ہویا ہن مشکل پر ڈھویا!
لے شراب کباب حراموں لانواں لین کھلویا
ہتھ دوجے ہتھ وہٹی پھڑیا بہتی نال محبت
محبوبوں مغلوب شیطانی بے ادبی دی لبھت (36)
ڈاہڈے تھیں سر چائے ناہیں جیوں سر چے سر چائے
سڑ جائے جے اگی اگے ڈر کے ہتھ نہ پائے
ڈاہڈے اگے ڈاہ دے سرنوں وڈھے بھانویں چھڈے
ڈِگ اُسے دے در پر توڑے دُر دُر کر کے کڈھے
ہور مرید نہ بولن ادبوں عشق صلاح نہ منے
بنے (37) دے سر بنی مصیبت کون لگاوے بنے (38)
پھر عطار (39) چھنڈی اُس ویلے شیشی عطر گلابوں
کر کر زاری منگے یاری پیر سچے دے بابوں (40)
الامداد امداد پکارے میراںؒ دے دربارے
پیر میرا وچ نیر ضلالت روہڑدا لا کنارے

تیری غیرت حیرت اندر پایا اساں یتیماں
بخش بے ادبی نہ ہو غضبی بخشش کر کریماں
شیخ تائیں ہن بہت سزائیں ہویاں میرانؒ سائیں
مینہ وسائیں رحمت والا زحمت اگ بجھائیں
داد دیہو فریاد میری دی شاد کرو دل گیراں
عذر قبولیں گذر اس غضبوں یا میرانؒ سر پیراں
پیر اسیر (41) کیتا تقدیرے جیونکر باز بٹیرے
ہور کسے دا زور نہ چلدا ڈور پھڑی ہتھ تیرے
دوڑ رلو ایس درددوں حضرت دور نکالو پیڑے
کم کرو ہن غم اساڈا کم نہیں ہُن دھیرے
صدقے شاہ علیؓ تے صدقے پاک محمدؐ عربی
پیر میرے سر پیر ٹکاؤ کرو معاف بے ادبی
زاری سن عطارے والی رحم ہویا سرکاری
بحر کرم دا لہریں آیا موج کرم دی ماری
وضو کریندے حضرت میرانؒ اتوں نظر گذارن
کر کے وضو لیا ہتھ پانی ات ول۔ چھٹے مارن
چھٹا چھٹا لگا شیخے لرزہ پیا پرانیں (42)
جھڑے شراب کباب ہتھاں تھیں آئے ہوش ٹکانیں

ویکھ احوال وبال آلودہ کھیتی ویکھ اجاڑے
ڈٹھا پاپ نٹھا اُٹھ آپی وڑیا جا اُجاڑے
شیخ فرید الدین محمد بھجدے بجدے جاندے
دم دم شکر بجا لیانون شاہ بغدادؒ ہوراں دے
شیخ فرید الدین ہوراں نے پچھیا نال تکیداں
ہن فرماؤ کتول چلیے یا سر تاج مریداں
کرے سلاماں وانگ غلاماں شیخ پڑھے شکرانے
چل اُس ول مریدا جس نے لایا تیر نشانے

1- سر، 2- ٹوٹی، 3- قتل، 4- قیمہ، 5- روڑا جلالی، 6- اترے، 7- پیدا کی ہوئی، 8- الٹ، 9- ٹکڑا، 10- میری جان، 11- محبوب، 12- جان، زندگی، 13- محبوب، 14- سمجھنا، 15- پگھلنا، 16- لینا، 17- خوشی خوشی، 18- سور، 19- آگ کے گرد چکر، 20- دیوانہ، 21- نام عاشق، 22- انتڑیاں، 23- دشمن، 24- عزت، 25- مقام، 26- نقارہ، 27- ہروقت، 28- پینا، 29- بار بار، 30- تر ہونا، 31- سوزش، 32- آنکھیں، 33- رعیت، 34- چیونٹی، 35- شادی، 36- حاصل ہونا، 37- دولھا، 38- کنارہ، 39- فرید الدین عطار، 40- دربار، 41- قید، 42- جان

دربیان رفتن آں شیخ زود
سر نہادن پیش میراںؒ در سجود

(شیخ صنعان کا جلدی سے حضرت پیران پیرؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر سرانقیادت جھکا دینے کا بیان)

چاہ میری جس چاہوں[1] کڈھیا راہ اسدا پھڑ چلیے
پھاہ گلوں جس لاہ چھڑایا راہ اوہناں دا ملیے
سر دے پیر بناواں جانواں اجے آداب نہ سر دے
سردی گرمی نرمی سہہ کے سگ بنیئے اس گھر دے
غائب تھیں چل حاضر ہوواں تائب ہو کے بندا
من دا عجز ہووے مت مندا بخشے کیتا مندا
سرپاء دھریاں سرو پا دیوے چاہے سیس کٹاوے
قدم اوہناں دے رکھاں کاہندے جے اوہ مہریں آوے
چھٹیا بدھا لٹیا ہویا اوسے سٹیا تختوں
اس در عالی ہوواں سوالی شاہ کرے بد بختوں
شیخ فرید الدین محمد تک مڑے اوہ پاسا
پاسا بھنویاں اوتول رنویاں جس تھیں پھریا پاسا

پہتے کر کر بہتے سجدے ڈٹھا شہر شہاں دا
اشرف سبھناں شہراں وچوں جو بغداد کہاندا
منہ کالا کر مشکاں کڑیاں مشکاں ڈوہلن اکھاں
دھر تک جاندے دھر تک چمن سر پر رکھن اکھاں
در پر جا کر ڈر کر گریا رو رو کوکاں مارے
میں بیچارے تیرے مارے بچے خوکاں چارے
جرم گوایا جرم کمایا ڈاہڈھے ول سر چایا
بھلا تائیں بھلا کھاہدا بھلا تساں فرمایا
غضب الٰہی غضب تساڈا جگ پر ساڈا قصہ
کرو معاف بے ادبی حضرت بخشو لطفوں حصہ
باس لئی تاں پاس تساڈے آیا وانگن بھوراں
کلی امید میری دی کھلی تسانوں سوراں
عاجز ہو در تیرے جھڑیا جھریا تائب ہو کے
منہ کالا کر در تیرے تے بدھے ہتھ کھلو کے
سایاں تدھ ول سایاں لایاں کریں نہ گھسایاں
نام نانے دے پاوچ نئیں[2] دے ماہیاں[3] جال پھسایاں
ڈٹھے جاں اوہ خونی نالے نالے آہیں نالے
ہنجوں باراں دین نہ باراں نین وگن پرنالے

ماری موج سمند کرم دے آیا مار اُچھلی
شفقت دا ہتھ پھیر سرے تے کیتی بہت تسلی
کہیا رہے کہیا منہ کالا میں ول آنون والا!
غسل کرا پوشاک لواؤ میلا کرو اجالا
بندی(4) ویکھ نہ بن(5) دی ساتھوں ذیواں نہیں خلاصی
کھوہلو مشکاں(6) ڈوہلو مشکاں لاہو سیاہی خاصی
قدم نہ چائیوس حال ونجایوس ہن بخشاواں عاصی
پا سزائیں پھیر اٹھائیں ڈھٹھا دیاں خلاصی
چل محمد ول اوہناں دی گل بھلیری ایہا
گھر آئے دا بھرم رکھائے کرم نہ اسدا بہیا
پیرا شاہ قلندرؒ سندیاں بندیاں اندر میرا
یا محبوب حقانی بخشو دوہیں جہانے ڈیرا

1- کنواں، 2- ندی، 3- مچھلیاں، 4- قیدی، 5- رہا نہیں جاتا، 6- بندھا ہوا،

آمدن بحر کرم در موج خاص
بندیئے خود را بخود دا دن خلاص
بر سیاہ رویئش آبے ریختن
خود فگندہ را زسر انگیختن

(بحر کرم اپنی خاص موج میں آیا اور اپنے قیدی کو اپنی طرف سے رہائی بخشی اور مجرم کے سیاہ منہ کو اپنی مہربانی کے پانی سے دھو کر گرے ہوئے کو اٹھالیا)

حکم شہاناں سُن کے گولے دھون سیاہی کولے (1)
بانہوں پکڑ نہاون لگے نال دلاسے کولے (2)
کرن شفاعت اتے حمایت اور محبوبؑ الٰہی
در والی دے ہوئے سوالی عرض اس والی چاہی
بے ادبی تھیں روسی (3) ہویا راہبروں گمراہی
تائب ہوئے حاضر غائب ربا بخش گناہی
رنج خواری بُہتی ساری پا یوس استکباروں (4)
روبہ (5) تھیں پھر شیر بنایوس توبہ استغفاروں

فرمائش معشوقاں والی عاشق کان غنیمت
بول اُتوں جند گھول گھماون دل اوہناں ایہہ قیمت

شک نہ آنی حکمت جانی جے اک موڑن کہیا
گلیں لاون سُن دل بھاون غرض اوہناں دی ایہا

ایہہ جواب شتاب دتا جے ایہہ مردود جنابی
خوب بنی محبوب میرے تھیں اسدے بھاء خرابی

قہر عذاب کنے باب اسدے منکر خاص خطابوں
زاری اس دی ہے کس کاری کرے جے باہر حسابوں

جو فرمان نہ منے تیرا شان کرے تدھ اگے
دوہیں جہانی زحمت پاسی رحمت واء نہ لگے

نال عنایت کرن حمایت بہتے شاہ ولایت
نہر غضب پر لہریں آئی چڑھیا قہر نہایت

مول نہ پوے قبول شفاعت طول عرض کر تھکے
صاف جواب جنابوں آیا باب اس دے وچ اکے

کوئی پیارا ہر گز چارا کرے نہ عرضاں حیلہ
یا محبوبا تے مطلوبا ہوویں نہ توں وسیلہ

نال نیاز منیندے عاشق ناز پیارے والے
جس دم رُسن یار پیارے عاشق جلد منا لے

مانن نہ جد عاشق دل بر آنن ناز مناں دے
ویکھ رسینویں خفگی ایویں من فرمان منان دے
نازوں حضرت میرانؒ صاحب لا کھلوتے دھیراں
عرض کرن سنگ غرض نہ کوئی وانگ کھلے دلگیراں
ناں صنعان نہ ہور کسے دی کردے عرض حمایت
ایہہ مراسم غوثی قطبی دتی چھوڑ ولایت!
معشوقاں کم بے پرواہی تاں محبوب الٰہی!
رُٹھا رحمت بدل وُٹھا عاشق تڑٹھا آہی
رب فرمایا اے محبوبا دسیں توں کیوں رُٹھا
کہو فرماناں میں ہر ماناں کیا سدھا کیا پُٹھا
حضرت میرانؒ شفقت تک کے رو رو عرض پکارن
اج شفاعت کیتی ربا ہک صنعانے کارن
مول نہ پئی قبول پیا دل بہتا ہول (6) الٰہی
لکھیا ڈٹھا لوح قلم دا لکھ مرید گناہی!
تکیہ میرا تکیا سبھناں تدوں مریدی چائی
روز حشر دے بھاء ہر ہر دے کی کجھ ہوگ تباہی
ذرہ رحم نہ ہویا اک تے خطرہ دل وچ آیا
اس دلگیری تھیں میں چھڈی پیری بار خدایا

پیر بناں نہ دھیر[7] مریداں ڈھیر اوہناں وچ عاصی

اک صنعان چھڈان نہ ہویا کی کر اوہناں خلاصی

تیرے بندے چنگے مندے میں وچ کجھ نہ لہناں

کم اوہناں دے وس تساں دے بس اساں کی کہنا

1- کوئلہ، 2- پاس، 3- روسیاہ، 4- استکبار جمع تکبر، 5- لومڑی، 6- خوف، 7- حوصلہ

زیں سخن بحرِ کرم آمد بجوش
ناگہاں آواز حق آمد بگوش

(یہ عرض سنتے ہی سخاوتوں کا بحر ذخار جوش میں آیا اور اچانک حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی کانوں میں گونجا)

ہرچہ میخواہی بخواہ تا آں کنم
بطفیلت عفوصد صنعان کنم

(فرمایا جو کچھ چاہتے ہیں مجھ سے مانگو ایک یہی نہیں بلکہ ایک سو صنعان جیسوں کو آپ کی وجہ سے معاف فرمادوں)

سُن ایہہ نال شتابی ہویا حکم وہابی صادر
جس نوں آکھیں اُسنوں بخشاں یا شاہ عبدالقادرؒ
کان تیرے صنعان زیانی (1) دان (2) دتا بخشیشاں
ہور نوید (3) مریداں والی رکھ امید ہمیشاں
کل مریداں کرسن عیداں وچ عذاب نہ پھڑساں
باجھ ایمانوں ایس جہانوں نہیں اوہناں نوں کھڑساں
جنہاں دامن تیرا پھڑیا ضامن توں اوہناں دا
قادر والی قدرت والا نادر شاہ شہاندا!

صاحب حالاں کیتا حالاں حضرت صنعاں تائیں
دم دم شکر گذارن دم دم کرم کیتا رب سائیں
پانی تھیں مڑ ددھ بنایا مقبل پھر مردودوں
دل جمعی کر دے پروانے شمع کیا مڑ دودوں(4)

1- نقصان، 2- خیرات، 3- خوشخبری، 4- دھواں

مختلف آمد روایات اندریں
دیگرے گوید حکایات اندریں

(اس میں اور بھی بہت سی مختلف روایات ہیں اور دوسرے لوگ اس میں اور بھی کچھ ارشاد فرماتے ہیں)

من بصدق دل باآں پردا ختم
راستی را از کج بشناختم

(میں صدق دل سے آپ پر قربان ہوں اور اپنے ٹیڑھے پن سے اس سچائی کو پہچانتا ہوں)

راوی ایس رسالے والا ہور روایت کردا
تحفہ تار محمد اوہ بھی جو کجھ تدھ تھیں سردا

بھاناں رب دا ایویں ہویا تھاناں قہر شہاناں
غیرت شیخ نہ معلم کیتی ناں اوہ پچھوتاناں (1)

دانہ پانی وطنوں مُکے تاں مکے ول چلے
چار ہک 400 سے مرید اوہناں دے نال ٹرن راہ ملے

ہک ہزار کہیا اک راوی نال مرید پیارے
حج کرن نوں چلے اکٹھے نال ارادت سارے

کوچ مقام کریندے جاندے شاہ صنعاں سن لشکر
وگیا دھکا میراںؒ والا ڈُھکا آن برابر!
لڑکی ہک کلالاں والی شیخ ہوراں نے ڈٹھی
سوہنی ہیر جلالی سسیّوں شیروں شکروں مٹھی
سیتا[2] دا دل سیتا[3] جاوے جے اک جھاتی پاوے
وحشی رام[4] ہوون تک صورت شیخاں رام[5] پڑھاوے
ہر ہر غمزہ دہ سر[6] کٹے ایسے نین کٹاراں!
بھاہ بھاہ چہرہ تک دلاں وچ لنکا[7] بلن ہزاراں
چندن بدن سہیلی دیہی نازک شاخ چنبیلی
بدر منیر چمکدا چہرہ بے نظیر اکیلی!
شیخ جدوں اس شوخ نظر دل ڈٹھا اکھیں پٹ کے
اوینکر ڈھٹھا جیوں پتنگا ویکھ شمع دل چٹکے
جلدا بلدا وس نہ چلدا وانگ تندوری سینہ
در دلبر دے ڈھٹھیاں شیخے ڈُھکا آن مہینہ
در اُس دے نوں چھوڑے ناہیں ہر دم رہندا ٹکیا
تاں محبوب پیارے جاتا شیخ میرے پر وِکیا
دل وچ جانی ہو انجانی پچھے شیخے تائیں
کیسی بے قراری تساں نوں دل وچ کھول سنائیں

اے غافل ہو زاہد صوفی ترسایاں دے در تے
بیٹھن لائق ناہیں جیہڑا ایماں چاہے پر تے
شیخ ہووے تک زُلف اساڈی صبر قرار کھڑاوے
اس سودے(8) دے سودے(9) اندر ہو سودائی جاوے
شیخ کہیا تک لسا مینوں دل کھڑیو کر حملہ
یا دل دہ یا ہو جا میری رحم کریں کر کملا(10)
چھوڑ تکبر ویکھن میری عشق غریبی پیری
یا سر لے یا دے تن ہوویں ایویں ویکھ نہ گیری
جان دیاں فرمان تیرے تے بوسہ دے جوائیں(11)
کوچہ تیرا مقصد میرا ایویں نہیں اٹھائیں
کنڈل زلف پیا جد دل نوں نیناں جڑی کٹاری
اکھیں رتو نالے ہویاں نیندر بھکھ وساری
یار ہوئے بیزار میرے تھیں جان جہان وکایا
دام درم اک وال تیرے تھیں علم کلام بھلایا
جیہڑی میں سنگ اکھیں کیتی ایسی کوئی نہ کردا
دل بھی میرا ویری آہا اُٹھ گیا دل بَردا(12)!
در تیرے دی خاکو اندر دیہئیں راتیں رُلدا
شیخ لکھاندا کول تساڈے نہیں لکھاں دے مُلدا

کد تک رتو بھر بھر روواں در تیرے در کھوہلیں
اگ فراق جلایا مینوں وصلوں پانی ڈوہلیں
توں سورج میں دُور تیرے تھیں جالاں وچ ہنیرے
سایہ ہاں مین نور تیرے دا کیوں رہاں بن تیرے
نال خوشی دے ستے[7] زمیاں ست[7] اسمان اگاہاں
جس ویلے توں میری ہوویں گل ملیے گھت باہاں
گھمن گھیر غماں دے اندر عشق تیرے نے پایا
جان لباں تے وچ اڈیکے کچرک رکھیں تایا

1- پشیمان۔ پچھتاوا، 2- رام چندر کی بیوی کا نام، 3- سلائی کرنا، 4- تابع، 5- رام رام جپنا،
6- راون۔ جس کے دس سر تھے، 7- نام شہر سری لنکا، 8- تجارت، 9- فائدہ، 10- مجنوں،
11- زندہ، 12- محبوب،

جواب معشوق و آزمائش کردن محبت عاشق را

لڑکی کہندی جھلا ہویوں تیرا وقت وہاناں[1]
ہو کافور گئی کستوری چاہیے کفن سواناں
بڈھا نہیں محبت لائق ایہہ کم ہین جواناں
کرو تیاری گور سفر دی بھریا ہور زماناں
بڈھا توں قبر دے دندے چل کی عشق کماسیں
اک روٹی تھیں عاری بندا شاہی کیونکر پاسیں
آکھن شیخ کہیں سے[100] گلاں جھلاں برہیوں تیراں
عشق جواناں پیراں دے دل کردا ہے تاثیراں
لڑکی کہیا اس کاری وچ جیکر ہیں توں پکا
کافر ہو ہتھ دھو اسلاموں چھوڑ مدینہ مکہ
شیخ کہیا جو آکھو کرساں کم نہیں ایہہ کچا
سنگ پیا ہمرنگ ہوئے بن عشق نہ ہوندا سچا

میں بے دام غلام تساڈا کرساں جو فرمانویں!
زلفوں حلقہ کن میرے وچ جے اک واریں پانویں
کہندی جے توں عاشق میرا کر ایہہ چارے کاریں
قرآن ساڑ کریں بت سجدہ مدھ پی ایماں ہاریں
کہندا شیخ پیاں مدھ باقی کراں نہ تناں کاماں
نال جمال تیرے مدھ پیون ناہیں وچ حراماں
دلبر آکھے چل پیالوں بوتل خاص شرابوں
جاں پیویں تاں آپوں کرسیں گلاں باہر حسابوں
شیخ اُس سنگ چلے بن دیرے[2] چلے مغاں دے ڈیرے[3]
ویکھ مرید ہوئے دل گھائل آہیں رون بتیرے
ویکھ جمال کمال سجن دا حسن آہا بے حدا
رہی نہ تاب[4] حسن دے تابوں[5] تاب[6] زلفدی بدھا
ہوش عقل سُدھ بدھ نہ رہیوس بیٹھا ہو چوپیتا
دِتا یار شراب پیالہ لے پیا تھیں پیتا
عشق شراب ملے جاں دوویں دونی آتش لگی!
لگی ہسن ویکھ تماشا جس کیتی ایہہ ٹھگی
ہو بے صبر محبت اندر رتو نیر وگائیوس
ہور پیالہ لال شرابوں دلبر وت پلائیوس

زہد عبادت تقوے نٹھے کیتا اثر پیالے
بھل گئے اوہ حفظ قرآنی شعر کتاباں والے
مدھ پیالے پیاء لیاوے پیا پیالے آپے
پیاء پئیے سب معنی پچھلے دھوئے دلوں سیاپے
مست ہویا جد شیخ پرم تھیں اٹھیا شور گھنیرا
غیر ہٹایا مار دماماں عشق لتھا کر ڈیرا
یار نواں تے مدھ پراناں اوہ ویکھے اوہ پیوے
اپناں آپ کھڑائیوس اوتھے کیوں نہ کافر تھیوے
جاں دل وس نہ رہیوس لوڑے یار تائیں گل لایا
دلبر کہیا سن یا شیخا کی تدھ عشق کمایا
عشقے اندر عیشاں ناہیں چاہیے کفر ہمیشہ
عاشق ہیں تاں زلف سجن دا پکڑیں مذہب پیشہ
عشق نہیں گل ایویں کیویں کافر میرا ہو کھاں
کر امام دیلے دا مینوں پچھے آپ کھلو کھاں
جیکر کفر پسند نہ تینوں نا کر خواہش میری
جا پھر اوہ لے عاصا اپنا اوہ تک جلی تیری !
شیخ محبت اسدی اندر آہا پکا خاصہ
ظلم جفاء تمامی جھلے موڑے نہ سر ماسہ (7)

اجے شرابوں مستی آہی ہستی تدوں گوائی
جاں ہن مست ہویا تاں کیونکر مذہب عقل بچائی
ہستی چھوڑ پیا وچ مستی جھلی سب خرابی
لاہے خوف تمام دلے توں ترسا ہویا شتابی

1- گزر گیا، 2- بغیر دیر، 3- شراب خانہ، 4- طاقت، 5- خوب صورتی، 6- چمکارا، 7- ذرا بھی

مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

حاضر یار شرابوں، مستی غالب عشق پچھانو
کیونکر صبر کچیوے یارو سر ورتے تے جانو
کہندا شیخ نہیں ہن طاقت جھلاں بھار ہجر دا
توڑے اگے موڑے فرماں اج دسو سب کردا
ہشیاری وچ کیتی ناہیں اگے بُت پرستی
ہن کتاب جلا بت پوجاں جاں آیا وچ مستی
دلبر کہندی ایہو کریں تاں لائق ساڈے تھیویں
اگے کچا سیں وچ عشقے ہن پکوں خوش پیویں
خبر ہوئی ترسایاں شیخے دین اساڈا پھڑیا
جا بت خانے رسم سکھالی جنجوں گل وچ جڑیا
شیخ ہوراں گل جنجوں پایا خرقہ (1) لاہ جلایا
کعبہ قبلہ دین سچے دا چیتا دلوں بھلایا

علم توحید اسلام سچے دا آخر آن گوایا!
کفر خواری عشقے دے کے اپنا کم کمایا
کہندا ہور دسو جو کرناں اوہ بھی کراں شتابی
آہو نشہ شرابوں کردا اسے طرح خرابی
آکھے اے معشوقا جو کجھ تدھ کہیا میں کیتا
من لیا فرمان تساڈا بُت پوجے مدھ پیتا
شیخی رلی تے خاک گلی وچ عشقے کیتا کافر
اوہ پنجاہاں سالاں والی گئی عبادت وافر
عشقوں چنگ(2) پئی تے سڑیا جے کجھ باہر اندر سی
عشق اجیہے سو 100 کم کردا لاکھ محمد کرسی
غیبی علم ہوون سب معلم عشقوں پڑھیاں پٹی
جتول دھاڑ پرم دی پوندی جائے ولایت پٹی
کہیا شیخ کہیا جو کیتا دس ہن کی توں کرناں
تیرا میل مراد دلے دی مشکل ہے ہن جرناں (3)
دلبر کہندی توں ہیں مُفلس دم نہ پلے یارا
مہر تیری دی مُہر کھری پر مہر اساڈا بھارا

شیخ کہیا اے دلبر جانی پا لیں قول نہ ہاریں
ہن تدھ باجھ نہیں کوئی میرا ایسے[4] بول نہ ماریں
ہر دم نویں بہانے کر کے میں شہدے نوں ٹھگیں
شیخوں توں ترساء بنایا اجے نہ آکھے لگیں
سود زیاں [5] اسلام گوایا پیتا لہو دل دا
جے کجھ آہا سب کھڑایا اجے نہ ساجن ملدا
جانی میرے چھڈ یرانے ہوئے دشمن جانی
بے قرار نہ رکھیں توں بھی پال قرار زبانی
اوہ ایسے توں ایسی ہوئیں دل ہویا بے وسا
توں دوزخ میں ہوواں بہشتی مراں دوزخ دا تسا[6]
آخر شیخ ہویا جد اسدا جاتوس مرد بھلیرا
دلبر دے دل پئی محبت اٹھیا درد گھنیرا
کہندی شیخا مہر دیئے بن کم نہ ہوندا تیرا
بدلے زر دے خوکاں سندا اجڑ چاریں میرا
سارا سال کریں ایہہ خدمت غافل مول نہ ہوویں
تاں میں تیری تے توں میرا لا جانی گل سونویں

جاں جاں توڑی ہوئی حیاتی اندر ہر غم شادی
میرے نال گزاریں عمراں پاویں غموں آزادی
عاشق سب فرمان منیندے جو دلبر فرمانون
جو فرمانوں گردن پھیرن عشقوں سر نہ پانون
شیخ ہوراں فرمائش منی جو دلبر فرمائی
خدمت خوک چرانون والی برس دہاں[10] دی چائی

1- گدڑی، 2- چنگاری، 3- برداشت، 4- طعنہ، 5- نقصان، 6- پیاسا،

مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

کوئی نہ ظن کرے ایہہ خطرہ ہکس پیاسی اُسے
ہر اک اندر خوک اس تائیں مارو جیؤنکر کسے (1)
یا اس خوکے مار گواوٗ یا گل جنجوں پاوٗ
ہر وچ ایہہ خطرہ دس سی جدوں سفر نوں جاوٗ
خوک اپنے دی خبر نہ تینوں مرد نہیں توں راہی
راہ ٹرے جو بت تروڑے خوک ہزاراں گاہی (2)
ماریں خوک جلائیں بتاں وچ عشقے دی باری (3)
نہیں تاں وانگن شیخ محمد عشقوں جھل خواری
خدمت وچ لک بنھ کھلوتا ہو اوہناں دا بردا (4)
جج بھلائیوس دین ونجائیوس یار ڈھٹے بن مردا
جو کلال زبانوں کہندے نال ارادت منے
عشق نہ چھڈے مان محمد شان گماناں بھنے

تخت ہزارا چھوڑ پیارا رانجھا ہو آوارہ

جا سیالیں جھلے گالیں بنیاں چاک بچارا

عشق فرشتے لاہ اسمانوں بابل دے کھوہ ڈالے

بابل دا گھر چھوڑ زلیخا مصر قضیے جالے

سولی شاہ منصور[5] قبولی شمس[6] کھل لہائی

ابراہیم[7] سرے پر گڈا شاہی عشق چھڑائی

فرہادے آزادے لگا عشق شیریں دا شیریں[8]

بن ترکھان اجاڑاں اندر جائے پہاڑاں چیریں[9]

کان بھنبھوری دھوبا[10] زوری پنوں چھوڑ امیری

مہینوالے جھلے پالے[11] آپوں راناں چیری

کان پری دے سیف ملوکے جری مصیبت بھاری

اک صورت دی مورت تک کے مال متاع جند واری

پیغمبر دا بیٹا یوسفؑ بردہ ہو وکاناں

عشق جلایا کام کنور نوں ملکیں پھرے نماناں

برسی[12] آبرسیا[13] اتے ناروں نار خواری !

ناری کارن دین ونجایا بلعم[14] بازی ہاری

نار صحیح ہے نار اس اندر جو ڈھٹھا سو سڑیا
جال ہوس دے پھسدے سارے جس ایہہ دانہ پھڑیا
سیتا کارن سیتا سلیں دہ سر دے[15] سر چڑھیا
لکھوں یارو لکھ نہ سکاں لکھ اس سولی چڑھیا

1- قتل، 2- چرائے، 3- جنگل، 4- غلام، 5- حسین بن منصور حلاج، 6- شمس سبزواری ملتانی 7- ابراہیم ادھم بلخی، 8- میٹھا، 9- پہاڑ کھودنا، 10- پنوں شہزادہ دھوبی بن گیا، 11- مہینوال نے اپنی ران کے کباب سوہنی کو کھلائے، 12- آگ بری، 13- خاتون کا نام، 14- بلعم باعور قوم بنی اسرائیل کا ایک برگزیدہ شخص جو اپنی بیوی کی محبت میں ازلی پھٹکار کا مستحق ٹھہرا، 15- راون جس کے دس سر تھے۔

در بیان خواری شیخ از غلبۂ عشق مجازی

اوہ فرماون خوک چرانون شیخ نہ عذر لیاون
کان اس گلے[1] چارن گلے[2] ہر ہر جھلے[3] جاون
پھر معشوق کہیا ایہہ بچے وچ آن نہ ٹوریں
ڈگن بھج کے تھکن رج کے توں ٹھہرائیں زوریں
کہندے اسیں لیا چا کاہندے تاں ایہہ ہون نہ ماندے
بیدل ہو فرمان منیندے جو دلبر فرماندے
سخت اجاڑیں جنگل جاڑیں اجڑ شیخ چراندے
آندے جاندے چاندے کاہندے بچے سیس چڑھاندے
ہوئے مرید[4] مرید[5] تمامی عامی اُس وسواسوں
باجھ دوہاں دے نال روہاندے[6] اُٹھ گئے اس پاسوں
شیخ فرید الدین محمد دوجا مغرب والا
سی محمودؒ دوہاں پر ہووے راضی رب تعالیٰ

ایہہ دو خدمت اندر حاضر ہر گز جدا نہ ہوندے
ثابت صدق یقین محبت مرشد کارن روندے
میخ محبت نہیں پٹیوے شیخ جڑی وچ سینے
دھوتے مول نہ جاندے دل تھیں ہر گز حرف نگینے
لاء سندھور بنائے ٹھاکرؔ پتھر ہونوں سٹے
جنہاں نوں رب لعل بنایا پھیر نہ ہوندے وٹے
پانی بوند گری اسمانی اندر صدف (7) سمانی
جیہناں نوں رب موتی کیتا پھیر نہ ہوندے پانی
دوئے مرید محبت والے جیہڑے آہے نالے
دوویں ڈھائیں مارن آہیں مرشد دے تک چالے
تیر غماں دے سینے رڑکن ایویں رڑکن پانی
عذر قبولے باجھ نہ چھڈے مشکل قید شہانی
حکم الٰہی ایویں ہویا عقل صلاح دسالی
جس لگائی اُس بجھائی اُس در چلو سوالی
کرن صلاحاں باجھ ملاحاں ٹانگ نہ لگدے بیڑے
ہور کسے دا زور نہ چلدا شاہ پٹے جس کھیڑے

ایہہ کم بہتر خدمت اندر ایتھے اک کھلووے
دوجا جا بغداد شہاندی خدمت اندر رووے
مت اوہ حضرت مہریں آوے پار اتارے بیڑے
پیر سندے زنجیر تروڑے چھوڑے غفلت بیڑے
اک محمود رہیا وچ خدمت شیخ عطار سدہانے
جا بغداد منور اندر روندا وانگ نمانے
جا دربار شہاندے آخر در در سیس نواوے
ہر ہر جائی لوڑے کائی مت خدمت ہتھ آوے
اس درجن تے آدم خادم خدمت کردے سبھے
نفر غلام ہزاراں جتھے ویہل اوتھے کس لبھے
ادھی رات ہنیرے اندر اُٹھ کے مرد یگانہ
جھاڑو نال صفائی کردا ہونجے خانہ خانہ
جتھے جتھے رہندے آہے خدمتگار جنابی
سب دی جائی کرے صفائی نال یقین شتابی
راتو راتی صحت خانے سب صفا کریندا
سر پر کھارا چاوے بھارا رنجوں گنج ڈھیہندا (8)

خدمتاں تھیں اگے اٹھ کے شیخ لگے اُس کاری
کناساں[9] تھیں چوری چائیوس زوری خدمت گاری
چھپ بیچارہ کرے گزارہ ظاہر مول نہ ہووے
مرشد دی غمخواری اندر ساری راتیں رووے
تکن آ کناس سویرے کوچے جاء اگیرے
ہو حیران کہن ایہہ کیہڑا آیا وچ ہنیرے
اَک[10] اَک کے اِک دن کناساں آ فریاد پکاری
یا حضرت اوہ خدمت ساڈی کس لئی کھوہ ساری
راتو راتیں بیت خلا نوں صاف کرے کوئی چوری
کس تقصیروں پیر اساڈا منصب دتا ہوری
تدھ بن کون اساڈا والی کس دی خدمت کریئے
یا محرومی[11] یا مخذومی[12] کیوں مظلومی جریئے[13]
شاہنشاہ اساڈا والی سر پر حضرت میراںؒ
کی بے ادبی ساتھوں ہوئی کی ہویاں تقصیراں
سن فریاد لگے فرمانون شاد رہو کجھ جالو[14]
خانے جا فلانے اندر مرد مسافر بھالو[15]

اوہ پردیسی ہے دُکھیالی اوکھا ہے پردیسی!
کجھ نہ بولو اسدے تائیں آپ تساں گھر دیسی
آ کناساں لاہ وسواساں لوڑ لیا اُس جائی
وچ جناب معلّٰی اوہناں خبر شتاب پچائی
یا حضرت سلطان ولیاں جان تساں توں گھولی
مرد مسافر ہے اک اوتھے وافر سخن نہ بولی
حضرت نے فرمایا اس نوں چاہیے نہیں ہلایا
ہے اوہ درد ستایا بہتا پاس اساڈے آیا

1- بات، 2- ریوڑ، 3- جنگل، 4- شاگرد، 5- منکر، 6- غصہ، 7- سیپ، 8- حاصل ہوتا ہے،
9- صفائی کرنے والے، 10- تنگ آ کر، 11- ناکام، 12- باندھا ہوا، 13- برداشت،
14- برداشت کرو، 15- تلاش کرو۔

مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

خدمت تھیں ہتھ آوے عظمت نال یقینے کریاں
سوہنی کد ملے مہینوالے باجھ جھنہاں نواں تریاں
عزت بیگے مال چرایا نالے بدن چرایا
مرزے تھیں مہینوال سدایا تاں پھر مطلب پایا
ہیر ظہیر ہوئی وچ بیلے جھاگے بیلے سولاں
بیلی کارن پا پڑ بیلے چیر جاوے دھب سولاں
کتنے سال حاجی عبداللہ (1) داہڑی جھاڑو کیتا
تاں دیوانی منصب پایا خیر تبرک لیتا

O

شیخ فریدؒ ڈھووے اٹ گارا جاگے سنج سویرے
تاں وت وٹ لیایا بھارا شکر گنج بھلیرے

کی کجھ آکھاں خدمت لاکھاں خلقت فیض پوچائے
کشتی حب دی کدی نہ ڈُبدی خاص اجیہی جائے
کالی رات اک بدل والی بھیجی مولا والی!
پھنڈ چڑھی اک گھڑی نہ ٹھہرے لگی جھڑی سیالی
تلکن، گلیاں پھسلن تلیاں چلکن بُریاں ہاٹھاں
مینہہ ہنیری رات ہنیری تک نہ سکیئے ہاتھاں (2)
کڑ کڑ کر کے بجلی کڑکے ڈر کے شیر بھی دڑکے
سی مرغاں تھر کنبنی لگی سردی کولوں ٹھر کے
شیخ فرید الدین اس راتیں جھاگ اوہ سردی پالے
پالے قول مربی والے خدمت کرن سوکھالے
کھارا سر پر چاوے بھارا منہ پر چووے گارا
کرے نہ مول کراہت تاں مت پوے قبول ایہہ کارا
دور سٹے پھر دوڑ پچھاہاں آ کر دوجا چائے
اس راتی برساتی اندر میرانؒ جھاتی پائے
خدمت شیخ فریدالدینے کیتی نال یقینے
مہر (3) پئی دل مہر (4) جگت دے میرانؓ محی الدینے
آیا شاہ کریمی اُتے پئی قبول یتیمی!
عُسروں پچھے ہووے محمد یُسر ایہہ قول قدیمی

سر پر کھارا چونڈا گارا جاں ڈٹھا سر پیراں
رحمت دا دروازہ کھلا کرن آوازہ میراںؒ
کالی رات سیالی اندر کیہڑا ہیں وچ کاری
اس سردی[5] وچ کس تھیں سردی[6] ایسی مردی بھاری
کیتی عرض فریدُالدینے یا شاہنشاہ میرے
ہاں مرید اک میں صنعانی آن ڈھٹھا در تیرے
ہنجوں بدل زحمت تک کے رحمت دا مینہ ووٹھا
غرض تیری کی عرض پکاریں شاہ کہیا میں تر ٹھا
واہ واہ بھاگ اوہناں دے یاروا وہ جیہناں سنگ بولے
جے ایہہ دان کرے اوہ داتا جان محمد کھولے
ٹہلوں محل آیا ہتھ شیخے میں قاصر وچ خدمت
میں شرماندا تے در ماندا تکیہ ہے سن عظمت
میں عاجز کی خدمت لائق کتا شاہ شہاندا
لکھوں لکھ دیوے اوہ داتا بے پرواہ کہاندا
شیخے سندی خدمت والی اوتھے لوڑ نہ ذرہ
کی خدمت چوراں تھیں ہوئی کیتے قطب مقرہ
لکھاں آس فضل دی رکھاں عرضی لکھاں دوروں
مہر اپنی دی مُہر لگاوے کھڑے ہنیرا نوروں

جیونکر فاضل شاہ پر ہویا دوروں فضل حضوروں
تینویں امید محمد تائیں رب رحیم غفوروں
اوہ محبوب جھروکے [7] اندر بیٹھے سان چڑوکے [8]
پیدا ناہے دنیا اتے آہے سخی تدوکے
ہیمی سندی چخا جلانون لگے ابراہیمے
ناروں چا گلزار بنایا واحد رب کریمے
اسماعیلے دے جد گاٹے کاتی باپ ٹکائی
رب بچایا چا کہایا دُنبہ اسدی جائی
کھوہ [9] پیو تھیں یوسفؑ تائیں بھائیاں کھوہ [10] وگایا
کڈھ کھوہے تھیں شاہ مصر دا اللہ پاک بنایا
غم مغلوب کیتے یعقوبےؑ اُس محبوب ملایا
بی بی بھی نت پینیدی موہرا [11] شربت آن پلایا
چھاپ سلیمانؑ دی جد چھپی ندی رہڑائی دیوے [12]
عاجز ہویا اُس در رویا مت اللہ مُڑ دیوے
ایہو حیلہ پکڑ وسیلہ میرانؒ شاہ شہاندا
رب اپنے ول کراں دعائیں عملاں تھیں شرماندا
کئیاں اُتے شاہ ولیاں کیتی مدد یاری
بار خدایا کیوں چر لائیوں میں عاجز دی واری

اول آخر تیک شاہاندا فیض ہمیشاں جاری
شاعر روگی (13) آکھے رو کے کریں طبیبا کاری
یار اڈیکن ہار کھلوتے قصہ پار اتاریں
پچھلی گل کر یاد محمد فر فریاد پکاریں
رحمت دا دروازہ ،کھلا تک کے شیخ شتابی
ہتھیں بدھی عرض کریندا یا محبوب جنابی
پیر میرے دی پیڑ (14) گواہو کرو خلاصی قیدوں
میری رات ہنیری کریو روشن اُس خورشیدوں
اوہ کوتاہی بخشو (15) بخشو (16) اگلا قرب الٰہی
نام اللہ دے کرو عنایت میں عاجز دی چاہی
میراں نے فرمایا شیخا میرا کرم آمادہ
ایہہ کی تھوڑا مطلب منگن ہاں کجھ منگ زیادہ
شیخ کہیا یا حضرت مینوں اس تھیں کجھ نہ اگے
پیر میرے دی پیڑ گئی تاں سب مطلب ہتھ لگے
حضرت نے فرمایا شابا تیرے صدق یقینے
توں بخشایا پھیر لیایائیں اوسنوں وچ دینے
قرب ولایت بخشی اوسنوں جیونکر اگے آہی
مردودوں محبوب بنایا وچ جناب الٰہی

جاں شیخے دی نسبت اندر حضرت ایہہ فرمایا
صنعاں نوں پھر اوسے ویلے جاں وچ لرزہ آیا
کھل گئے غفلت دے پڑدے[17] پڑدی[18] فتحیا پائی
میراں دے درباروں پائی نعمت ہور سوائی
اس رنگ رتی[19] دا دل اندر عشق نہ رہیا[20] رتی
سرد ہوئی اُس ولوں چھاتی شوق الٰہوں تتی
تائب ہویا ویکھ عجائب قدرت میراں سندی
عشق اوسنوں چھڈ بندی[21] کیتا اوس شرابن بندی[22]
نٹھا شیخ شتابی اوتھوں چھڈ پریت اوہناندی
لگ بندوق گئی معشوقے کوک کرے کرلاندی
لڑکی کہندی لڑ کے شیخا میں تیرا لڑ پھڑ کے
ہن میں تدھ بن جالاں جیوں وچ جالاں مچھی پھڑ کے
جالاں[23] محل چوبارے اُچے کان پیارے سچے
جوگی[24] جوگی ہو براگن مگر پھراں ہر کچے
سوہے ساوے کوئی نہ سوجھے تُد بن ہار حمیلاں
پٹ پٹ خاک رلانواں والاں بالاں تیل فلیلاں
دسے رات وچھوڑے والی لمّیں مینوں سالوں[25]
سالوں[26] پاڑ بنانواں کفنی مڑاں نہ تیرے نالوں

ماریں جھڑکاں دیویں جھڑکاں توڑی سو سو واراں
واراں جان نہ ہاراں بازی مڑاں نہیں چھڈ یاراں
ماء پے بھیناں بھائی آپے سہور پیکے تجے
پاک ہویاں چھڈ ساک تسیں ہن کیوں اساں تھیں رجے
لا پریت نہ نیت وٹائی میں توں چت نہ چائیں
اول چاہڑ اگاس بندی نوں دھرتی نہ پٹکائیں
موم آہا دل تیرا میں ول جاں میرا سی لوہا
موم ہویاں ہن سنگ نہ ہوویں یار تیری میں اوہا
شیخ کہیا رب دتا مینوں دین متین رسولی
کچا دین تساڈا مینوں آوے ویکھ ملولی
میں مومن توں کافر بندی بن دی نہیں ایہہ نسبت
دین قبولیں سنے قبیلے جے چاہیں ایہہ قسمت
سٹو سب رسوم کفر دے پکڑو دین نبیؐ دا
کھاؤ حلال حراموں توبہ ثابت رکھ عقیدا
مدد شاہ کیتی تاں بدلے عشق مکانوں لگا
جیوں یوسفؑ پیراہن پاٹا پیر زلیخا جھگا[27]
شیخ جدوں ایہہ وعظ پکارے آئی اوہناہنوں کاری
نال یقین قبول کیتو نے دین نبیؐ یک باری

کلمہ پاک زبانوں پڑھیا بجز الیاء[28] ایمانوں
اوہ وسیلہ لے قبیلہ سب ملے صنعاں نوں
عاشق تے معشوق دوہاں نے دلدا مطلب پایا
آپے ڈھایا[29] آپ اٹھایا واہ میراں دا پایا[30]

1- دیوان حاجی محمد عبداللہ بسند ورشریف، جہاں میاں محمد بخش صاحب کے تبرکات موجود ہیں۔
2- ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا، 3- محبت، 4- سورج، 5- موسم سرما، 6- ہمت حوصلہ، 7- دریچہ، 8- کافی دیر سے، 9- باپ سے چھینا، 10- کنوآں، 11- زہر، 12- ندی کا نام، 13- مریض، 14- درد، 15- معاف فرماؤ، 16- عطا کرو، 17- پردے، 18- جنگ کا میدان، 19- رنگ میں رنگ جانا، 20- ذرہ بھی، 21- قید، 22- عورت، 23- جلانا، 24- جیسی، 25- کئی سال، 26- دوپٹہ، 27- کرتا، 28- حصہ، 29- مسمار، 30- درجہ۔

در بیان ناپید شدن دختر ترسایاں از کرامت شیخ صنعان

(شیخ صنعان کی کرامت سے ترسا کی دختر کا غائب ہو جانا)

راوی ہور روایت کردا جاں صنعان اُٹھ بھجے
شوق الٰہی ہویا عنایت اس عورت تھیں رجے

راہ پیئے چھک لاہ اوہناں دے عورت پچھے جاندی
موڑ رہیے اوہ مڑدی ناہیں مگر ٹُرے کرلاندی

ہو کے تنگ جدوں فرمایا ہو ناپید(1) جہانوں
اوسے وقت گئی چھپ کدھرے آکھن ساتھ زبانوں

اوہ بی بی ناپیدا جس دا جگ وچ روشن نانواں
روزہ اسدا ہن تک رکھن ناریں شہر گرانواں

جسدے بچے پاکا ہووے پاک بچے اس درودوں
ترسائی دی جائی(2) پائی ایہہ وڈیائی مردوں

1-غائب، 2-دختر

روایت دیگر

ہور روایت ہے جاں شیخے پائی پھیر ولایت
کیتا غسل لگائی الفی توبہ پڑھی نہایت
سنگ مریداں دے اوہ ہویا مکے طرف روانہ
لڑکی خوابے اندر ڈٹھا روپ انوپ شہانہ
حضرت میراں خوابے اندر لڑکی نوں فرمایا
تیرا شیخ جدوں چل آیا توں کاہنوں چڑ لایا
لیا مجاز تیرا ہن توں بھی لے حقیقت اُسدی
تیرے کان شریعت چھڈیوس پکڑ طریقت اُسدی
تیرے پچھے سب پلیتی جھلی سی اُس پاکے
خاک ہوویں پھڑ مذہب اوسدا پاس اوہناندے جاکے
توں ہی اوسدا راہ بھلایا ہن کر کھاں ہمراہی
راہ پیا ہن جاہ سنگ اُسدے رہو نہ وچ اس پھاہی

جد جاگی تاں شمع پرم دی دل تھیں مارے لاٹاں
سول آراموں مول نہ چھڈیا عشق لگایاں چاٹاں
لنگ (1) اٹھائیوس رنگ گوائیوس ہرگز نہیں سیہاپے
اگ لگی کھلواڑے اُسدے رو رو کرے سیاپے (2)
ماتم پیا ، پیا بن ربا ، خبر نہیں کی ہوسی
کھیڈن ہسن گانون بھلا کھانون پیون جوسی
نہ دل وَس نہ دس سجن دی نہ کوئی سنگ نہ ساتھی
ٹٹا صبر نہ خبر پیا دی مشکل اندر پھاتھی
وچ مقام عجائب ڈٹھا لڑکی اپنے تائیں
خبر زبان نہیں اُس جائیوں کیکر آکھ سنائیں
پاڑ پوشاک مریندی کوکاں خاک گھتے سر جھلی
رتو روندی ڈھیہہ ڈھیہہ پوندی شیخ پچھے اُٹھ چلی
کجھ نہ جانے کت ول جاناں رلدی بیلے باری
عاجز ہو زمین پر ڈھیہندی رب ول کردی زاری
ربا توں ہیں ہر اک تائیں کار روا قدیمی
میں عاجز درماندی عورت بخشیں نال کریمی
بندہ راہ تیرے دا خاصہ میں بھلایا راہوں
ایس گناہوں ہاں شرمندی خاص تیری درگاہوں

جے کجھ کیتا بھلیاں کیتا خبر نہ آہی کائی
قہاری دی اگ نہ ساڑیں پیش نہ آن خطائی
میں بے دینی تے مسکینی پھڑیا دین رسولی
عمر گزاری میں وچ خواری آخر بھل قبولی
درداں جان لباں پر آئی یار نہیں میں لبھا
بے یاراں دا یار تیرے بن ہور نہ کوئی ربا
سچا عذر کرے جو درداں رد نہ ہوندا مولے
مولیٰ سائیں اُس لڑکی دے عذر تمام قبولے
شیخے تائیں ہاتف کہیا لڑکی مومن ہوئی
مجرم تھیں ہن محرم کیتی در ساڈے اُس ڈھوئی
مڑ پچھے لے سار سجن دی سار وسار نہ جائیں
جان پیاری عشق تیرے وچ کردی مار ازائیں
پرت پئے صنعان شتابی شور مریداں پایا
کہندے توبہ کرکے شیخا پھر کیوں عشق جگایا
حال حقیقت لڑکی والی شیخ سنائی ساری
سن کے گل مرید تمامی نال ٹرے اک واری
سنے مریداں شیخ اُس جائی پہتا آن شتابی
ڈٹھی زرد ہوئی جیوں کیسر اوہ رخسار گلابی

زلف سیاہ کستوری بھنی کس طورے سی رُلدی
خاک اُتے جیوں ناگ پئے دی دیہی ہلدی جلدی
پیر اواہنے تے سر ننگا روون تھیں تر دیدے
خاک اندر بے ہوش گری سی میت جویں شہیدے
شیخ جدوں اُس لڑکی ڈٹھا مست پرم دے جاموں
روندا۔ بیٹھا آن سرہاندی اُسدے شوق تماموں
تاں جاں ہوش نویں سر آئی یار سرہاندی لبھا
آہیں مار دوویں پھر روون یار روئے پھر سبھا
ویکھ وفا یرانہ سچا شیخے والا لڑکی
ہتھیں بدھی پیریں ڈگی وانگ کبوتر پھڑکی
کہندی جان چلی ہن میری اگوں جال نہ سکاں
پردہ پاڑ اسلام سکھاؤ تاں مت کچیوں پکاں
شیخ شتاب پڑھایا کلمہ غل پیا وچ یاراں
اوہ بت کافر داخل ہوئی اندر اہل اسراراں
لڑکی جدوں ایمان لیاندا لے توحید قرآنوں
محو ہوئی وچ ذات الٰہی لذت چکھ حقانوں
کہیا الوداع اے شیخا پھر بھی بیلی اللہ
بخش بے ادبی جو میں کیتی تدھ میں بیلی اللہ

عذر نیاز کریندیاں لڑکی دتی جان پیاری
قیدوں چھٹ اسمانے چڑھیا ہُد ہُد مار اوڈاری
نیر [3] مجازے اندر اوہ سی سچی بوند حقانوں
رلی سمندر میں کی آکھاں ایہہ اسرار زبانوں
کج لیا اوہ سورج چہرہ بدلی خاک قبر دی
ٹریا شیخ سجن کر ودیعا قوت رکھ صبر دی
ایسے لوک گئے اس جگ توں اساں نہیں بہہ رہناں
ماتم کرو محمد اتھے کاہنوں ہس ہس بہناں
عشقے اندر کئیں قضیئے اس تھیں وڈے سیاپے
لکھ تکلیفاں تے نومیدی سر ورتے تے جاپے
نفس نہیں گل سندا عشقوں کن لوڑیندے دل دے
پار چڑھاسی پور محمد پیر پھڑو کامل دے

1- عزت، 2- ماتم، 3- پانی

مقولہ حضرت مصنف

دامن مرداں دا جس پھڑیا نال محبت خاصی
پایا[1] عالی پایا توڑے اگے سی اوہ عاصی
کُتا جاں اصحاب کہف دا نیکاں پچھے چلیا
وچ بہشتاں داخل ہوسی مرداں اندر رلیا
نجم الدین[2] دی نظر مبارک جدوں پئی ول کُتے
ہوئی ہدایت اوسنوں بنیاں افسر کُتیاں اُتے
جانوں اتے زبانوں میں بھی سوراں شاہ شہاں نوں
لڑ لگا تے دامن پھڑیا آ کے دلوں زبانوں
میں عاجز میراں دے کتے آسا اُس در اُتے
اوسے شوہ تھیں ہوواں سہاگن طالع جاگن سُتے
عرض محمد کرے سوالی یا محبوب جلالی
بخشو روگ[3] محبت والا روگ کھڑو سب حالی

نفسانی شیطانی شروں اندر دوہیں جہانی
ہر ہر مرضوں فارغ ہوواں وچ پناہ ربانی
آتش شوق الٰہی جالی(4) جان اندر غم جالے(5)
مرشد صاحب دے درگاہوں سچا ہوواں نالے
پیر میرے دی پیڑ دلے دی اندر راہ حقانی
رکھ مسلّم (6) دوہیں جہانی یا حضرت سبحانی
اوس راہبر دے پچھے مینوں سدھا راہ نہ بھلے
روز حشر دے پیرا شاہی جھنڈا سر پر جھلے
پیر میرا جس دنیا تجی جھلی تیغ پرم دی
نائب حضرت پیرا(7) شاہی خاص غلام محمدی
دل اوسدا دریا عرفانوں بھریا موتی رازوں
عشقوں جس دم بے خود ہووے پکڑے شغل نمازوں
راہ اوہدے وچ عقل نہ رائی علم نہ محرم پیتاں
صفتاں نیک شماروں باہر جیونکر دانے رتیاں
ساری رات مراقب اندر بیٹھ ہمیشہ جاگے
شیطاں پھرے نہ گردے اوسدے نام اوہدا سُن بھاگے
جدوں کلام زبانی کردے سر الٰہی دسن
عشقوں سینہ بھانبڑ بھڑکے ہنجوں بدل وسن

عالم علم لدنی اندر صاحب حلم حیاء دا
زہد سخا پرہیز محبت تارو ہر دریا دا
سایہ رب دا سر میرے پر اوہ غلام محمد[8]
خضر اساڈا آب حیاتوں دیسی جام محمد

1- درجہ، 2- شیخ نجم الدین کبریٰ بحوالہ نفحات الانس مولانا جامی، 3- نقد، 4- جلانا،
5- برداشت، 6- پکی، 7- پیرا شاہ قلندر غازی،
8- حضرت میاں صاحب مصنف کے مرشد پاک۔

حضرت احمد یار شاعر پنجابی بے نظیر بودہ
بحالت طفولیت حضرت مصنف
اورا دیدہ بود مقولہ شاعر ممدوح
قلم میری نوکندو چھیرا دسدی تاء گھنیرے

احمد یار خضر تھیں پائی سبزی باغ سخن دی
مینوں میرے پیر ہُن بخشی عجب بہار چمن دی
کلک میری اک ہرن ختن دا ملن نہ دیئے وچھیرے
ہر جنگل کستوری کُھلے چھنڈدی جائے چوفیرے
تیز زبان قلم تھیں اگے جاوے کتنی منزل
ترکھی طبع زبانوں کیتی میرے مرشد کامل
طالب ہوون لکھن والے ہوش ہووے وچ تھانویں
راتیں دیہاں لکھدے چلن گھڑی نہ جالن بھانویں
آپوں لکھن آپوں جوڑن لکھن آزاداں کم بھارے
ہور ہووے کوئی لکھن والا تاں اوہ ہاڑا[1] پارے

دھونسا شعر محمد والا آ کھریا ہُن باندا
احمد یار، قبر وچ سُن سُن اُنگل ٹک ٹک کھاندا
سادا شعر پسند عواماں سمجھن نہ تکلیفاں
عالم فاضل پڑھدے ناہیں ایہہ ہندی تصنیفاں
ہر بیتے وچ صنعت پانواں قوت رب تھیں مینوں
عام نہ سمجھن پڑھن نہ عالم لکھ لکھ دساں کینوں
سادا شعرِ صفائی والا ہوندا درد رسیلہ
صنعت تے تکلیفاں اندر اس تھیں کراں نہ حیلہ
حافظ نور حسین (2) محمد بھی بھائی (3) تمچایا
پر صنعت اک احمد یاروں قصہ اوہناں سنایا
ہوندی قوت کون جرے جاں ثانی ہار ونگارن
اس قصے وچ طبع ازمائی اوکھا ہے اس کارن
پڑھناں لکھناں اس دا تاہییں ناہیں گل سکھالی
ہر بیتے وچ صنعت ہوسی تھوڑے ہوسن خالی
نظر دوڑاؤ پڑھنے والے سمجھو رکھ سنبھالا
چیتا ایویں غلط بناؤ شعر محمد والا
تم ہویا صنعانی قصہ نال اللہ دی یاری
اینویں ہر ہر کارج میرا اوہا سدا سنواری

باراں سو چوہتر آہے سن تاریخ لکھانواں
نام محمد شاعر سندا عاجز شخص نتھانواں
چھ کوہ پربت جہلم گھاٹوں کھڑی ملک وچ ڈیرا
پاک مقام اک پیرا شاہی اوہ ہے مولد میرا
پڑھنے سننے والیو یارو منت کراں گھنیری
کلمہ پاک تمامی پڑھ کے فاتحہ آکھو میری

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـه

1- اندازہ، 2- حافظ نور حسین مرحوم ساکن سموال شریف،
3- حضرت میاں بہاول بخش برادر کلاں حضرت مصنف۔

بظاہر چِٹھی ہیر بَطرف رانجھا
بَباطن مقاماتِ سُلوک

الف۔ آ نمانیئے کانیئے نی نکّ عاجزی دا رکھ خاک اُتے
سروں پیر کرکے چل وَلّ جانی رکھ قدم ناہیں راہ پاک اُتے
تقدیر صَریر دے نال روشن کریں رمز ضمیر دے چاک اُتے
سینہ چاک محمدا جا کھولیں میرا خط سوہنے چالاک اُتے

آ کاغذا وَل تھیں وَلّ ہوکے تَن صاف وِچھا زمین اُتے
چہرے پاک دا فرش وچھا بھائی لایئے قلم نہ پا زمین اُتے
رنگ رنگ دا نقش بنائیکے تے بوٹے باغ لگا زمین اُتے
ہووے باغ بہار محمدا جاں کھڑے چا ہوا زمین اُتے

لے لے سیاہیاں زُلف وچوں جیہڑے ہیر دے چوٹیوں ناگ آہے
مغز ہیر دا عشق تپایا سی لگی اگ پہاڑ تھیں بھاگ آہے
پانی پا دوات نوں آنسوآں دا جیہناں نال دو نین نی جاگ آہے
بول بول محمدا جلے بلے جنہاں وچ نی جوگ بہاگ آہے

اوّل حمد ثناء اِلٰہ والی پھیر آکھ درُود رسولؐ اُتے
پھیر آل اُتے اولاد اوہدی ہر یار اوہدے مقبول اُتے
نالے پاک امام حسنؓ اُتے پھِر کربلا دے مقتول اُتے
لکھ خط محمدا ہیر دا جیو رکھ آرزو خاص وصول اُتے

اوّل جائیکے قاصدا شہر اگے میری طرف تھیں چُم کے خاک تائیں
پھیر کہیں ہزار سلام میرا وادیٔ وادیاں دے نمناک تائیں
اگ شہر دی نوں دسیں نین روندے پہچی اُسدی جان ہلاک تائیں
چیناب دے آب نوں تاب دے کے کر یاد میرے ہُشناک تائیں

رانجھا لکھ ہزار سلام اوہدے جیہڑی وچھڑی ہے ماء باپ وَلوں
بھیناں بھائیاں تے سیاں ساریاں تھیں تیرے بیلیوں ندی دے آب وَلوں
ڈولی پیندیاں کھاء کٹار مراں چھٹ جانوندی عِشق عذاب وَلوں
افسوس محمدا دوس کِس تے شَرمِندیاں ایس حساب وَلوں

رب رکھیاں پاک اماناں نی رکھیں فِکر نہ ایس دا یار میرے
تیرے فکر تھیں بہت لاچار ہویاں برس برس ہے لیل نہار میرے
اندر پئی اِکلڑی گلّیاں میں سیّاں سنگ ناہیں راز دار میرے
آوے ہوش محمدا نام لیواں اوہو نام اُتاردا بھار میرے

تیرے نام خیال تھیں باجھ کوئی رہی یاد نہ آس مراد مینوں
دِتّے سبق نی جس نے وحدتے دے ملیا غم ہزار استاد مینوں
تیرے سنگ تھیں سنگ نی بُھل گئے مائی باپ ناہیں سیاں یاد مینوں
اندر باہر محمدا درد تیرا کیہڑا باجھ تیرے کرے شاد مینوں

کوئی گلّ نہ دسدا آن تیری کوئی خبر ناہیں کیویں جالیائے
جھلّے تاء میں سخت جُدائیاں دے جیہڑا جگ تے بھانبڑا بالیائے
بولی ہوئیکے جھلّیاں بولیاں میں اگ طعنیاں ندی دل جالیائے
پانی لا محمّدا اکھیاں دا بوٹا پیت تیری وچ پالیائے

بیٹھی اندرے گلّیاں مڑہکیاں تھیں وداع ہو گئے بھکھ نیند میرے
اکھیں روندیاں روندیاں گھٹ ہوئے جیہڑے تیز آہے اگے دید میرے
گیا انگ دا رنگ ہے سنگ باجھوں کدوں جان دی ہوگ رسید میرے
لئیں سار محمّدا گور دی جی مر گئے جاں ایہہ مُرید تیرے

سنگ بھائیاں تے بھرجائیاں دے شالا ہون مُبارکاں ماہیا وے
ٹھنڈے نیر چناب دے سُکھ ہوون چھاویں ٹھنڈئیں بیٹھ لے راہیا وے
سانوں باجھ تیرے کدی سُکھ ناہیں وکھو وکھ کار دا اندر واہیا وے
واؤ ہتھ محمدا گھل رقعہ گلّ کتھ کہی دِلوں لاہیا وے

کاہنوں وِسرّی بات پریت والی سرِ دین دے قول قرار آہے
میں تے بُھل گیاں تُساں بُھلناں نہ کرو یاد کہیے اسیں یار آہے
بنُدی قید ہوندی گھر کھیڑیاندے جانے رب جو دُکھ آزار آہے
بنو شیر محمدا دیر بکیہی مِلو پھیر اسیں لاچار آہے

تیرے ملن دی آس تے جیونی ہاں نہیں جیونے دا کوئی رنگ ناہیں
پکی فضل دی آس نراس تائیں ہور ملن دا بھی کوئی ڈھنگ ناہیں
گلاں کس نوں پاس تساڈڑے جی کوئی سنگ ایسا یکرنگ ناہیں
تیری جوت تے موت محمدے دی موئے باجھ حیات پتنگ ناہیں

گھر دشمناں دے جاناں یار کارن کوئی ولیس بنائیکے ہور رانجھا
کریں یاوری میں پچھان جانواں ہوواں پھیر ناہیں تیری چور رانجھا
ہووے ظن نہیں ایہناں دوتیاں نوں جانون جانچ ناہیں تیرا طور رانجھا
نیناں نال محمدا نین مل کے رووَن اندرے کرن نہ شور رانجھا

تیرے قدم دی خاک ہے کجلہ جی جس راہ توں چل کے آوناں ایں
بھلی ہیر دی سار وسار ناہیں جس وار نے تدھ توں جاوناں ایں
سینہ چاک ہو کے چاک چاک دی ہاں تیرے نام دا ورد کماوناں ایں
ہووے دات محمدا جہات کیویں اساں واسطہ ذات دا پاوناں ایں

چائی دُکھ کھاری پنڈ سکھ ساری مُکھ دس مینوں جیویں بھانوناں ایں
ہُن غم تھیں دم نی تم ہوندے جیتے آپ قدم نہ پانوناں ایں
دُوروں ویکھ کے جیوڑا سکھ پاوے انگ تُرٹی نوں نہیں لانوناں ایں
گھل باس محمدا ساس اٹکن جیتے پاس نہیں اجے آنوناں ایں

چھے[6] طرف ولوں راہ بند ہوئے تیرے ملن باجھوں کھلے صدر ناہیں
اکھیں سِکدیاں نی راہ ویکھنے نوں راہ تکنے دا میرا قدر ناہیں
گھر اپنے بیٹھ کے کرن گلاں کیہڑا شخص لاندا تیری بدر ناہیں
آنویں حال سنبھال محمدا جیوَ کریں کالیاں والڑا غدر ناہیں

نہیں وہم خیال برابری دا تیری بندیاں میں تیری بندیاں میں
مردی اپنی دا رکھ شرم بیلی سٹ پا ناہیں توڑے مندیاں میں
کدی مکدے ناں احسان تیرے شرمندیاں میں شرمندیاں میں
رکھ نال محمدا گولڑی نوں چاہیا رب ناں توڑساں تندیاں میں

بیٹھوں تخت ہزارڑے جا رانجھا کیتا اپنا دیس پیارڑا ای
پردیس اندر پئی بند بندی جتھے چلدا نہ کوئی چارڑا ای
تیرے سنگ ملنگنی ہو چلاّں ہر چاء پریت دا بھارڑا ای
مّراں ہیر میں ہوئیکے رانجھنے دی ایہو چاء محمدا سارڑا ای

ہُن آپ پیاریا ہاریاں مَیں سَڑی رَتّ تے بھُلیا گَت ساری
نیند بُھکھ گئے سب سُکھ گئے تیرے دُکھ نے ماریا مت ساری
سیّاں طعنیاں نال اُڈاندیاں نی کھیڑے سنگ نہ وسدی. وتّ پیاری
رانجھا یار محمدا ہیر نوں جی نہیں توڑدی ہے جَتّ سَتّ کواری

یاراں باجھ نہ جیوناں بھاوندا اے نہیں مرن والا کجھ صاد جانی
یاراں پاس ہوئیے جند سونپ دیئے کدی جان تائیں کرے شاد جانی
ملے یار تاں جاں نثار ہوئیے نہیں تاں عمر گئی برباد جانی
جس عشق دا سبق پڑھایا اے جُگ جُگ جیوے اُستاد جانی

اول پیر فقیر نوں سوریو نی ساڈا شرم رہے اس باب اندر
ہووے پاک جمال پیاریاندا جیہڑے لبھدے ناں ہن خواب اندر
بدّھے لک نی دوہاں نے ہمتاں دے جدوں نکلی فال کتاب اندر
پیغام محمدا گھلیو نے آیا وقت جاں نیک حساب اندر

سہتی نال صلاح ملائیکے تے باہمن آپنے پاس بلائیو نے
رقعہ لکھ کے اسدے ہتھ دتا قسماں نال جاں جیو جمائیو نے
خوب خرچ دتا بھارے راہ دا جیو نالے نال انعام رجائیو نے
رانجھے ول محمدا ٹیوں کے تے راہ ول ہزارے دے پائیو نے

تُریا وانگ چناب دی موج باہمن پُہتا جا ہزارڑے شہر اندر
پھِرے گلی بازار مکان مسجد خوش وَسدا سی سب لہر اندر
پُھلے باغ بہار بسنت کھُلے پانی صاف چلّے ہر نہر اندر
ڈھونڈھ ڈھونڈھ محمدا لھبیا سُو رانجھا ہجر دے قہر تے زہر اندر

پہلے نال آداب سلام کر کے بیٹھا جائیکے رانجھنے پاس بیلی
ڈٹھا حال جاں اس نے نظر کر کے گئے ہوش تے بڑا اُداس بیلی
دیدے برسدے تے رنگ زرد ہویا ناڑیں ہڈیاں رہیا نہ ماس بیلی
لُوں لُوں محمدا درد بھریا ہوئے ہور تھیں ہور حواس بیلی

رو رو کے ہوش جاں آئیو سُو رانجھا پچھدا سی سچ دس بھائی
کتھوں آیا ایں کتھے جاوناں ایں تیری بوتھیں آوندی رس بھائی
تیرے آنونے نال ہے سرد ہوئی جیہڑی اگ رہی اگے جھس بھائی
کیہڑی چیز محمدا پاس تیرے جس وچ رہیا جیو پھس بھائی

باہمن آ کھدا رانجھیا پاس میرے ہک چیز ہے جس دا مُل ناہیں
دید عاشقاں دے وچ اُس جہیا وچ جنتاں دے کوئی پھُل ناہیں
کئی ہور عجائباں جگ اندر کوئی بُلبلاں نوں وانگ پھل ناہیں
میرے پاس سُغات محمدے دی جس تُل ناہیں جس مُل ناہیں

خط کھول کے باہمنے ہتھ دِتّا رقعہ ہیر دا واچ پچھان رانجھا
کر ہمتاں بیٹھ بیکار ناہیں ہمت والیاں کم آسان رانجھا
کسے مرد کمال دے نال ملیں بن فقر نہ رہو نادان رانجھا
فانی ہو محمدا پاس اوہدے جیہڑے وچھڑے یار ملان رانجھا

سِر خط دا ویکھ کے رانجھنے نوں آیا حال کمال اُبال بیلی
زار زار رویا لاچار ہویا بے ہوش ڈھٹھا پائیمال بیلی
کُتّے پکھنوں وانگ سی تڑفدا جیو خونی ہنجواں تھیں جامہ لال بیلی
جَھٹ کَٹ محمداؔ حال اندر آیا پھیر جاں ہوش سمبھال بیلی

خِط ہیر دا کھُلنے سات اوہنوں پُجّھی یار دی بوء دماغ اندر
پُجّھی جان نوں تازگی اسطرح سی گویا پہنچیا جنتی باغ اندر
یاراں یاد کیتا دل شاد کیتا لگی مرہم کاری گھجے داغ اندر
پیا تیل محمداؔ خط دا جیو بُجھے جانودے پھیر چراغ اندر

رو رو کے رانجھنے خط کیتا دتا باہمنے نوں کہیا۔ چل بھائی
میرا ہیر نوں جا سلام کہیں ہتھ وار کے تے خاکوں رُلّ بھائی
شہر دشمناں دے جاساں دوست کارن پتا جان دا ناں پل چھل بھائی
دینی جان محمدا دوستاں نوں اس جیڈ ناہیں دوجی گل بھائی

لکھے خط اندر تھوڑے حرف اوہو مضمون جنہاندڑے دُور آہے
سمجھے عام ناہیں اوہناں معنیاں نوں گجھے رمز رموز ضرور آہے
الف لامؔ تے حےؔ تے میمؔ وانگر مقبول سچے منظور آہے
جانن اوہ محمدا سر اُوہدا جتّے جنہاندے نُور تھیں نُور آہے

ایلچی ہیر دے نوں خط دے کے تے وداع کرن رنجھیٹڑا دُور ہویا
ہتھ بنھ کے دئیں سلام اوہنوں ہنجواں وسدیاں تے سینہ چُور ہویا
جاں جاں ساہمنے سی رہیا ویکھدا جیو مڑ آئیا جاں مستُور ہویا
نہیں ویکھ محمدا رجدا سی لاچار تھیں پھیر صبُور ہویا

رانجھا آ بیٹھا بے تاب ہو کے اس فکر اندر غرقاب ہویا
کراں کوڑ لباس تاں منع ایہہ بھی کرساں کی جاں وقت حساب ہویا
کراں انگ فقیر دا رنگ کیویں جاں جاں دل ناہیں ماہ تاب ہویا
تزویر فقیر دا کم ناہیں خالی مدعی دا بُرا باب ہویا

کسے حق شناس دے پاس چل کے کر خدمتاں چاہے داس ہویا
سائے جسدے بیٹھ جا بیٹھنے تھیں اس کام کرودھ دا ناس ہویا
جیندے نور دے پرتوے نال یارو نور و نور تمام حواس ہویا
بناں چیلڑا ہندوواں جوگیاں دا جیہناں اوپرا خوب لباس ہویا

اُستاد باجھوں ناہیں کسب آوے پھڑاں پیر اُستاد کمال کوئی
ہتھوں اُسدیوں فقر لباس پہناں ہووے جھوٹھ ناہیں میرا حال کوئی
دَسے فقر دی رمز یا فن منتر جادو سحر سبب وصال کوئی
ہوروں ہور محمدا کر ملناں دَسے یار دا حُسن جمال کوئی

پھڑے پیر دے باجھ جو پہن جُلّی جَلّی مار کے آپ فقیر ہویا
صحبت پیر دی باجھ تاثیر ناہیں توڑے پہن اَلفی بڑا پیر ہویا
گلّاں سِکھ سِکھا کے کر لیاں تزویر کولوں تصویر ہویا
ربا دیہہ پناہ محمدؐ نوں بُھلا اس تھیں پُر تقصیر ہویا

پہلا ایہہ ہے جوگیاں نال مِلاں ہندو فقر بُھلاوڑا خوب ہوسی
کوئی غیر پچھان نہ سکسی جیو محرم اک میرا محبوب ہوسی
ٹلّے جائیکے کن پڑائیکے تے باناں جوگیاں دا مطلوب ہوسی
خاطر یار دے دُکھ ہزار ہووے مِٹھا لگسی تے مرغوب ہوسی

ایسا ہوگ لباس میں جوگیاں دا جس وچ پچھان نہ رہے کوئی
مُنے وال تے مُندراں وچ کناں وچ شبہ ہووے ہوروں ہور کوئی
ماء بھین ناں عین پچھان سکے توڑے بیٹھ رہے وچ دیہنہ لوئی
ہووے لک لنگوٹ محمدا جیو ٹوپی سر بھدّا گلو بند لوئی

پتے تیر تھاں دے پیا پچھدا سی نیڑے دُور ولوں احوال سارا
دھوئیں ہندوواں دے وچوں پیر لبھے کوئی مرد کمال کمال سارا
کرے خوب تراشیاں کرے حیلہ کراں خاک لباس میں ڈال سارا
کیویں یار دے نال محمدا جیوء ہووے انت تھیں انت وصال سارا

پانواں پیر کوئی جیہڑا یار میلے کرے نظر مہم اُٹھا دیوے
یکے منتراں جنتراں جادواں تھیں میرا کام تمام بنا دیوے
سچ آکھیا سچیاں جو ڈھونڈے وچ ڈھونڈدے آپ گوا دیوے
مقصود محمدا پاوندائے جیہڑا قصد نوں توڑ پچا دیوے

رِنت پچھدیاں پچھدیاں دس پئی اک مرد جوگی بڑا پیر ہے جیوء
بالا ناتھ کہاوندا مرد بالا ٹلے بڑے پہاڑ تے رمیر ہے جیوء
وسے راہ خدائیدا چیلیاں نوں اوہدے قول اندر تاثیر ہے جیوء
ایسا پیر محمدا ہتھ آوے جیہڑا ڈھٹھیاں دا دستگیر ہے جیوء

ندی وِتھ دا گھاٹ ہے نام جہلم اوہدے پاس ٹلا مشہور ہے جیوء
اُچا بہت پہاڑ ہے جاء سُچی جتھے جوگ دا نور ظہور ہے جیوء
گورکھ ناتھ جوگی اوتھے آ بیٹھا وڈا مرد ولی منظور ہے جیوء
کرے آس محمدا رب پوری اوتھے جانوناں تُدھ ضرور ہے جیوء

اِس وقت اوتھے بالا ناتھ جوگی بڑا مرد ہے جوگ دے فَن اندر
اِس عِلم اندر اوہو طاق آیا بایُمن بزرگ ہے سَن اندر
بُہتا زُہد مجاہدہ اُس کیتا مشہور ہے زِمیں زَمن اندر
سُن بات محمدا راولے دی رانجھے پا لئی ساری مَن اندر

تیشہ ہمتاں دا فرہاد وانگر رانجھا پکڑ کے اُٹھ تیار ہویا
مِلاں ساتھ فقیر دے ناتھ ہوواں کیویں یار دا چاہیے یار ہویا
سُٹے وطن بھائی ہر آشنائی سبھ غیرتاں تھیں بیزار ہویا
رہے ماسوا محمدا جیو جدوں یار دا رُوپ اظہار ہویا

جاگ جاگ کے جوگ دے چوگ چُگن ٹلے ناتھ والے ول چلیائے
زِمیں قدم چُمّے چوٹی چرخ چُمّے دل عرش عظیم ول گھلیائے
پیا تاب سی ہیر دے خط دا جیوء بھانبڑ عشق دا مچکے بلیائے
ٹلّے جا محمدا پہنچیا جیوء سنگ جوگیاں دے جا رلیائے

مُٹھ گُڑ دا تے کجھ نقد پیسے جیہڑے پاس آہے رکھے پیر اگے
ہتھ بنھ کے ہو رجوع کھلا سچے پیر مُنیر ضمیر اگے
لاغر انگ ہویا پیلا رنگ ہویا توڑے بدر منیر سی ہیر اگے
زار و زار محمدا روندا سی دوئے نین نالے بھر نیر وگے

نَقش پیر دا ویکھ کے محو ہویا رَہّے پنج حواس حواس اندر
چوداں طَبق دِسن وچ پیر دے جیوء سبھ جنّ مُلک سی ناس اندر
ہستی اپنی چھوڑ او ساس مارے آوے جگر دی بو اساس اندر
سِدھا الف محمدا ہو کھلا چھڈ لکھ الکھ دی آس اندر

ڈِٹھا پِیر نے دُر یتیم رانجھا قابل خیر دے استعداد والا
وچ عشق دے شہر دے ہے خُسرو چاپایا کم سو آ فرہاد والا
کیتی نظر تے دھوتیاں اوہ چیزاں جنہاں وچ سی رَلا فساد والا
بھانڈا مانج محمدا صاف کیتا آیا وقت مراد ارشاد والا

مہربان ہویا پیر پچھدائے بچّا دس کھاں کی ہے رنج تینوں
غمناک تے جگر ہلاک دِسیں کوئی یاد ناہیں شش پنج تینوں
پرواہ ناہیں تینوں غیر دی جیو ہتھ آیا عشق دا گنج تینوں
آنسو بند محمدا نہیں تیرے توڑے لنگ جانوں صبح سَنج تینوں

میرے پاس آئیوں کیہڑے کم نوں جیوء کس مشکلے وچ حیران ہویا
اکھیں روندیاں تھیں غمناک دِسیں سارا بدن دِسے نَتوان ہویا
رانجھے چُم زمین تے عرض کیتی سُن پیر کامل مہربان ہویا
چیلا بنن میں آیا پاس تیرے دسو جوگ پھراں مستان ہویا

بالا ناتھ جیوَ رحم دے نال کہندے نویں عمر تے لاڈلا دِسناں ایں
چہرہ مثل ماہتاب تے قوس اَبرو بلی حُسن دی جوت نہ ہسناں ایں
اج وقت تیرا کامرانیاں دا بِن بھائیاں تھیں کد وِسناں ایں
لے سُکھ محمدا عیش مزا اِس عشق دا کاسنوں تِسناں ایں

منتر جوگ دا سکھناں بھوگ مینوں جگ روگ تھیں باہر نکال پیرا
دس اپناں علم تے ٹھِل مینوں جگ روگ تھیں باہر نکال پیرا
سب دیس تے ویس میں چھوڑ آیا بھلا وطن تے جھنگ سیال پیرا
ہستی اپنی چھوڑ محمدا جیؤ تیرے پاس. ہوواں پائمال پیرا

پیر آکھیا لڑکیا چھوڑ گلاں اس جوگ دا رکھ خیال ناہیں
دِسیں توں جوان تے حسن متا ویری روپ دا ہوئیکے گال ناہیں
بیٹا جوگ دا علم ہے بہت اوکھا دودھ پت اتے روٹی دال ناہیں
موت باجھ محمدا جوگ کتھے سِر سجناں دے پنڈ وال ناہیں

علم جوگ دا سکھناں کد ہوندا بناں محنتاں سختیاں خواریاں دے
ہوویں نامراد مراد وَلوں مریں جیوندا وانگ آزاریاں دے
سبھ نعمتاں لذتاں ساریاں تھیں نامُید ہوناں لاچاریاں دے
جاناں جیوندے جیوندے گور اندر جیویں مُشک ہے وچ پٹاریاں دے

دوجا ہور بھی فرق ہے وچ ایہدے مسلمان بندہ دیندار ہیں توں
ایتھے فقر ہے ہندوواں جوگیاں دا نہیں ایس اندر درکار ہیں توں
نالائقاں نوں نہیں جوگ دیناں ساڈے کم دا نہ ہُشیار ہیں توں
جوگ کم اصیل شریف دائی دَس کس طرح سزاوار ہیں توں

جوگ کم ہے ساریاں پوریاں دا پرہیز ہوئے جیہناں کم بیٹا
نالایقاں نوں دیون جوگ کیویں ہووے جوگیاں ولوں ندم بیٹا
بُرا بولنا نہ بُرا ویکھناں ناں بُرا کرن ولوں کرے غم بیٹا
دم دم محمدا یاد ہووے جس بخشیا جسم نوں دم بیٹا

رانجھا بُجھ جواب لاچار ہویا گیا جُثیوں تاب توان بیلی
رنگ زرد ہویا آہ سرد چلی آیا جان تے سخت طوفان بیلی
پر آس نہ مُکدی عاشقاں دی توڑے آکھ جواب سُنان بیلی
ہشیار محمدا ہوئیکے تے لگا پیر نوں عرض سُنان بیلی

سُن پیر کامل بالاناتھ عامل ہتھ بنھ کے عرض سُناوساں میں
دَھرو مَن تے جھوٹھ نہ ظن رکھو جیہڑے سخن منظور لیاوساں میں
چھڈ وطن تے مُلک تے مِلک آیا چھڈی چیز نوں ہتھ نہ لاوساں میں
خاندانیاں تے آبادانیاں جیؤ ساک انگ دے سنگ نہ جاوساں میں

آیا منزلاں ماردا پاس تیرے ہن باجھ مراد تھیں جاوناں کی
دتا چھوڑ تمام تعلقاں نوں پھیر فکر اوہدا دل پاوناں کی
جاں جاں جیوساں تھیوساں نفر تیرا تیری طرف تھیں مُکھ ہٹاوناں کی
جھاڑو پھیر محمدا مُراں تیرا گھر بار تے چت لگاوناں کی

ےٹے بھین بھائی گھر بار وطن سبھ کجھ جہان دا تجیّا میں
خاندان تیرا دان چاہیا سی تاہیں در تیرے آ وَجیا میں
کیتے ایہہ طریق قبول دِلوں لڑی جوگیاں دی وچ سجیّا میں
خالی ہو محمدا آپ تھیں جیو ہو ناد اگے تیرے وَجیا میں

جس رب نوں پوجدے سبھ تُسیں اُس رب دا واسطہ مَن سائیں
لڑی اپنی وچ رَلا مینوں چیلہ کرکے پاڑ کے کَن سائیں
بخشو خیر خدائیدا راہ دسو ساری عمر کہاں ڈھن ڈھن سائیں
تیرا شکر محمدا کہن میرے جُثہّ جان تے تَن تے مَن سائیں

گولا ہو رہساں تیریاں گولیاندا چلاں چال چلن چل چیلیاں دا
رِیس راس ناہیں کسے نال میری نفر ہو رہاں البیلیاں دا
ہے یار دے باجھ نہ چاہ کوئی غماں شادیاں مُندراں میلیاں دا
رکھ ہتھ محمدا سر میرے ہو یار غریب اکیلیاں دا

راجھے یار دی عاجزی پیر مَنّی بالا ناتھ جیو دا جیو نرم ہویا
آہ عاشقاں دی جاندی چیر سینہ گرمی اوسدی تھیں دل گرم ہویا
اُٹھی پیر نوں حُب سی چیلڑے دی بڑا کرم ہویا بڑا کرم ہویا
کہندا پیر محمدا چیلیاں نوں اس نال ساڈا ہُن دھرم ہویا

کرو اہر تے مُندراں جھب لیاؤ چیلہ اپناں کر سہاویئے جیوء
سوہنے انگ بھبھوت رمائیکے تے رنگ ہور تھیں ہور بناویئے جیوء
جٹ ہور جَنجال نوں سَٹ آیا فقر اپنے وچ رلاویئے جیوء
تنخواہ محمدا ہوئی اوہدی دیئے تار کے ڈِھل نہ لاویئے جیوء

گلّ پیر دی بُجھ کے چیلیاں نے کیتا شور اکٹھیاں ہوئیکے جیوء
غیر مذہب نوں اپناں جوگ بخشیں جیہڑے خاک نوں سٹدے دھوئیکے جیوء
جٹ نوجوان تے شکل سُندر اج آنودائے مہیں چوئیکے جیوء
جوگ حق محمدا نہیں اوہدا جیہڑا جھَٹ نہ اُٹھیا سوئیکے جیوء

گرو پیر وڈے جیویں چل گئے راہ جوگ دا اس طرح چلّیے جیوء
دیناں جوگ مناسب نہیں جتھے نہیں دیویئے پرت کے گھلّیے جیوء
جیہڑے نہیں کیتے کم وڈیاں نے، کاہنوں کر ملامتاں جھلّیے جیوء
ایہناں مُندراں مندراں وِچ بابا نئی اپنی رسم نہ مَلّیے جیوء

گرُو جھِڑک دتی اوہناں چیلیاں نوں تسیں کون جے دیوندے مَت مینوں
سانوں رحم پیا دیون جوگ لگے کارن فیض دتی رب گَت مینوں
حکم پِیر دے نال میں جوگ دیساں تساں خبر ناہیں ہوڑو مت مینوں
مِلن خیر محمدا لائیقاں نوں کاہنوں موڑدے ہو وَت وَت مینوں

جھب سبھ سامان تیار کرو ایہنوں جوگ لباس پہنانوناں میں
ہر چیز تساں لے آونی ہے اک وار موہوں فرمانوناں میں
دو مُندراں[1] اتے پھہورڑی[2] جیو چوتی[3] کھپری[4] تے مالاں[5] پانوناں میں
سیٹی سنکھ[6] بھی نال وجاونے نوں موہوں اس دیوں ہو وجانوناں میں

پھر چیلیاں حکم منظور کیتا سبھ چیز تیار کرائیو نے
چوتھے روز نوں خوب نہائیکے تے اگے پیر دے جا ٹکائیو نے
بالا ناتھ نے اٹھ شنان کیتا سچی انگ بھبھوت لگائیو نے
سب رسم محمدا بزرگاں دی ہچھی طرح ادا فرمائیو نے

1- والیاں، 2- صفائی کرن والا، 3- لک بنھ پٹی، 4- کاسہ، 5- مالائیں، 6- گھونگا

تن خاک رمائیکے پہن بردی چوکی ڈاہ کے بیٹھدا پیر میاں
چارو طرف سی جوگیاں جوت بالی ہویا گرد چوفیر منیر میاں
صندل عود تے ہور بھی بو والے بلائے دھپ بھی باتاثیر میاں
درجے اپنے اپنے سبھ کھلے ہتھ بنھ کے جوگ فقیر میاں

چوکی پڑی[1] دی تے بیٹھا آ رانجھا اگے پیر دے سیس نوائیکے جیوء
دیندا پیر تراشیاں آپ ہتھیں بہتا لطف احسان کمائیکے جیوء
سر منہ داہڑی ابرو پاک کیتے پاڑے کن الکھ تہائیکے جیوء
کنیں مندراں ڈال محمدا جیو دسے جوگ دا راہ پڑھائیکے جیوء

1- پتھر

پڑی اوہ فقیر نے آپ ڈٹھی اجے خون دا ہے نشان اُتے
کوئی چھاں نہ چھپری ہور اوہلا ٹکی وکھرے اک مکان اُتے
برکت عشق دے نال نشان قائم ہویاں بارشاں کئی جہان اُتے
اینویں نہیں محمدا خاک ہوندے جتھاں عشق راکھا ہویا جان اُتے

اوہدی لاہ پوشاک تمام اگلی اوہناں چیلیاں نوں دِتی چاء میاں
وتا اک لنگوٹ رنجھیڑے نوں تنّ کجیا خاک رما میاں
دھوئیں پیر دے تھیں لئی ٹک نجی سارے بدن تے لئی ملا میاں
ملی عجب پوشاک محمدا سی جوگی لوک ہویا نہوں[1] لا میاں

1- محبت

مَلی مُنہ تے خاک تے ہور سبھی وچ گھڑی دے ہور تھیں ہور کیتا
زَر خاص نوں گال کے وچ بوتے زیور توڑ سُلاک بنا لیتا
لاہی اوہ پشاک ہلاک والی جھگا پاک بھبھوت دا خوب سیتا
اَلفی پاء محمدا گل اندر دتا ہتھ رُمال تے ہور میتا

گورو پاس بہال کے رانجھنے نُوں تلقین کرے رکھیں یاد بیلی
میرا توں ہیں بچڑا بہت پیارا دِتا جوگ کیتا اِرشاد بیلی
دُنیاں ہور ہوا نہ چیت دھریں رہناں آس تھیں نامراد بیلی
ایہدے وچ تمام بے لذتی ہے متے بھُل وَنجیں چکھ صاد بیلی

چلیں چال چلن اَساں جوگیاں دا رہیں بہت اکلّڑا صبر اندر
تھوڑا کھانوناں ملے حلال جتھوں گوشہ گیر ہوناں دیس سفر اندر
سچ بولناں نیک خِصال ہوناں کہیں جھوٹھ ناہیں کسے خبر اندر
رکھیں خبر محمدا نفس دی جیو جیہڑا رب بہایا گبر (1) اندر

تن گالناں وچ ریاضتاں دے کریں شکر بیٹا ہر حال اندر
پائیں فیض تصوروں ہر ویلے خوئیں (2) پاک کریں گال گال اندر
رہناں رستیوں دور تے صحبتوں جیو ڈیرا رکھ اجاڑ مثال اندر
جگ دیہہ تیاگ محمدا جیو بوٹا یاد تے شوق دا پال اندر

1- آتش پرست، 2- عادتیں

تھوڑا کھانوناں تے تھوڑا سونوناں جیو تھوڑا بولناں خلق تھیں دُور ہوناں
نفسانیاں اہل ہوا جیہڑے سنگی اوہناں دا ناں ضرور ہوناں
رکھ یاد الکھ (1) نوں دم اندر چاہیے بھیت سارا مستور ہوناں
مشغول محمداؔ ہو اندر ہور شُغل تھیں کل نفور ہوناں

کریں نِت شَنان بھبھوت (2) لائیں آسن بیٹھ مراقبہ لا بچّا
سِر زَانوؤاں دے وچ رکھ کے تے اکھیں بند تے ساہ ٹھہرا بچّا
ساہ اپناں ہی بھلا یاد ہووی ہور سبھ خیال ہٹا بچّا
جدوں ہَٹدیاں ہَٹدیاں سبھ ہَٹے لئیں ساہ محمداؔ چا بچّا

1- اللہ، 2- راکھ ملنا

نفی غیر دی جد تمام ہوسی نفی اپنی دا پھڑ کم بیلی
نفی غیر ارادتاں خواہشاں دی بشریتاں[1] دے اُٹھن غم بیلی
کم رب دے وچ فناہ ہوویں سبھ کم ہوون تدّ تمّ بیلی
سب ہون محمدؐا اوس پاسوں کوئی مدح کہے کوئی ذَم[2] بیلی

حاضر رکھ الکھ نوں ہر ویلے جیہڑا جان دا ویکھدا حال تیرا
تسلیم ہووے جند جان جُثہّ رہے باہر ناہیں اک وال تیرا
مُردے وانگ بنے مرد ہتھ اوہدے ہووے آپ اوہو غُسال[3] تیرا
جاوے دوستی دشمنی بُغض کینہ فدا ہو جاوے سبھ مال تیرا

1۔ لوگوں، 2۔ برائی، 3۔ غُسل دینے والا

کوئی حرص ہوا تے آرزوئی جیوٴ مدح ذم ناہیں کوئی یاد ہووے
لئیں لذتاں ناں ایہناں صحبتاں تھیں صحبت نار[1] دی نال فساد ہووے
کُڑیاں سوہنیاں تھیں نسیں دُور بیلی اس کم تھیں عمر برباد ہووے
وڈی ماء جانے نکی بھین سمجھیں چیتے وچ نہ ہور صواد ہووے

رکھیں خوب طرح پرہیز گاری ایس جوگ نوں روگ نہ لانوناں جیوء
لایا ہُن لباس توں فقر والا اس ویس کولوں شرمانوناں جیوء
رانجھے بنھ کے ہتھ سی عرض کیتی میں تے مَنّ لیا فرمانوناں جیوء
تیرے حکم محمدا سبھ منّے ہوسی اوہ جو ربدا بھانوناں جیوء

1- عورت

ایہہ نعمتاں خواہشاں ساریاں جیو دل میرڑے تھیں اگے دُور ہویاں
خدمت تیرڑی وچ ساں تد آیا متیں تیریاں جاں منظور ہویاں
تلقین ارشاد نصیحتاں جیو جانوں دلوں قبول ضرور ہویاں
لیاں لکھ محمدا دل اُتے جو پیر دے ولوں صدور ہویاں

صحبت نار دی تھیں پرہیز دسو ایہہ تے نار میرے دلوں بُجھ گئی
جیہڑی جاء آہی اوہناں آفتاں دی اوہ بھی عشق عقانیوں رُجھ گئی
مگر ایک ہے ہیر سیال نڈھی جیندے عشق تھیں جندڑی پُجھ[1] گئی
پنڈ خواریاں زاریاں ساریاں دی پچھے اوسدے ہی مینوں پُج[2] گئی

1- مکمل ہوگئی ، 2- برداشت کیا

بربادیاں نامرادیاں جیو چھڈے شادیاں ہور آزادیاں نی
ساک انگ بھلّے راگ رنگ بھلّے نام ننگ بھلّے دامادیاں نی
ماری مَت تے پَت تے گت، بھلی سڑی رَت پیاں بے صوادیاں نی
ہتھوں کھس ڈوراں لیاں درد ہوراں سوراں رَت پیراں بغدادیاں نی

مدہوش پھراں ایسے خوشی اندر رہی حرص ہوا دی وا ناہیں
خاندانیاں ہور جوانیاں تے کامرانیاں دا رہیا چاء ناہیں
سِر پگ ناہیں پیریں نہیں جوڑا گویا یاد مینوں سرو پا ناہیں
ڈھٹھا آ محمدا در تیرے اِس درد دی ہور دوا ناہیں

کامل پیر تُسیں سُنی صفت بُہتی بِناں کاملاں مشکلاں حل ناہیں
ایہہ دکھ سارے دَسے جانوندے ناں میرے جیڈ کسے تھرتھل ناہیں
میری عمر سی عیش کمانونے دی جوگی ہون ساڈی کوئی اَلّ ناہیں
ڈھٹھا تخت توں ماریا وخت نے جیو بنی سخت اوکھی تھوڑی گل ناہیں

لیا جوگ میں ہیر دے ملن کارن لدھا پیر کامل مہربان ہووے
ایہہ مشکلاں میریاں حل ہوون کامل پیر وسیلڑا آن ہووے
کامل پیر دی نظر اکسیر اگے وٹ زر تے کم آسان ہووے
دستگیر محمدا ہو میرا جیہدا پیر اوہدا سُبحان ہووے

نام ربدائے سُنیں، عرض میری دستگیر ہوویں اس باب اندر
سب مان تران تروڑ کے جیو ڈھٹھا آن میں اس جناب اندر
کج عیب تے غیب تھیں کھوہل بوہا کر کرم نہ رکھ عتاب اندر
تیری طرف تھیں سب فناہ ہوون جیہڑے عیب نہ مٹن حساب اندر

گورو پیر نے سُن تقریر ساری دوجی وار نصیحتاں دسدے نی
سُن بال نہ کم محال اندر بے حال ہوویں لوک ہسدے نی
گھوڑے نفس دے دی رکھ واگ بیٹا نسن دیہہ نہ تُندیوں نسدے نی
فانی جگ محمدا لگ آکھے مرد ہون نہ قید ہوس دے نی

ایہہ جگ ہے بوہبڑی جل اُتے تھوڑی دیر نوں ہو فناہ جاسی
نفسانیاں خواہشاں چھڈ بیٹا اس ترک دا قدر خدا پاسی
سَٹ عیش ہوا جوانیاں دے ایہدا رکھناں کد وفا پاسی
کد رہے گا دینہہ دوپہر اُتے لہہ جاوسی شام نما پاسی

رکھ اپنے آپ نوں تھم بیٹا ایہناں زحمتاں ول نہ چِت لائیں
رکھ آس امید جناب دی جیو جیو وچ نہ ہور کومت لائیں
نعمت اوسدی دا طلب گار ہو کے سدا زندگی نوں چِت نِت لائیں
سِر دیہہ محمدا اُت پاسے جِت جِت حیلے بازی جِت لائیں

موتی لعل تے ایہہ انفاس ہیرے ایویں رائیگاں عمر گنوا ناہیں
ایہہ عمر عزیز جے مفت گئی تلیاں ملدیاں ہتھ گھساء ناہیں
ایہہ گڈیا وڈھیا کھیت ہمارا برباد ہوا اوڈا ناہیں
لنگھے وقت محمدا لبھدے ناں بناں رب دی یاد لنگھا ناہیں

پچھوں تاوسیں گا اس ویلڑے نوں کر یاد خدائے نوں ویلڑائی
پچھے لگ نہ صورتاں سوہنیاں دے ایتھوں جانوناں انت اکیلڑائی
لا چت بیٹا وچ معنیاں دے چھڈ صورتاں دا واویلڑائی
سُن مت محمدا پیر دی جیو کوئی یاد کرے ہویا چیلڑائی

رانجھا بُجھ کے ایہناں نصیحتاں نوں زار و زار رویا نعرہ مار کے جیوء
دل جان وچوں چلے آہ سوزاں گویا بھر آئے شعلے نار کے جیوء
آئی بُو کباب دی آہ وچوں چڑھی مغز حجاب اوتار کے جیوء
کامل عشق دی بو محمدا جیو لنگھی سینیوں تیر جیوں سار کے جیوء

رو روئیکے تے ہیناں ہوئیکے تے کہندا پیر نوں عرض قبول ہووے
ایہہ کم ناہیں وچ وَس میرے جیہڑا وس سویو معمول ہووے
کہیا گورو دا مناں سر متھے شالا کدی نہ کجھ عدول ہووے
پیندا وس تے پھس محمدا جیو جدوں عشق بلا نزول ہووے

کیویں باز آنواں عشق ہیر دے تھیں ایہہ عشق ناہیں ایسی چیز سائیں
جتھے آنوندا گُل نساوندا ئے عقل علم تے فکر تمیز سائیں
داناء سی قیس تے علم والا لیلیٰ پکڑیا جد عزیز سائیں
جھگا پاڑ محمدا ہویا جھلا ناہیں عقل دی رہی طریز سائیں

فرہاد دانا تے ذات اُچی شیریں یاد کیتا برباد ہویا
کڈھے نہر تے حوض پہاڑ کٹے کٹے غم نہیں دل شاد ہویا
یوسفؑ مصرنوں ویکھیا خواب بی بی رہناں مغرب ے سخت بیداد ہویا
وچ مصر دے کٹیاں سختیاں نی کد ایہہ حساب ہے یاد ہویا

مینوں اُس بلاء نے آ پھڑیا عزت بیگ نوں جس ملنگ کیتا
پُنّوں ہوت بنایا جس دھوبا سسی تھل اندر کیہڑا رنگ کیتا
ایہہ لوک نہ آنوندے وچ لیکھے نہیں جانوندا ذکر ننگ کیتا
اوہو عشق محمدا مگر میرے جس جان تھیں جیو نوں تنگ کیتا

اُس رب دے واسطے جس تینوں ایہہ قُرب تے شان عطا کیتا
تیری ٹہل اندر سرکشاں نے سٹ کِبر نیواں سِر آ کیتا
تیری صفت نہ آکھیاں مکدی ہے کاہنوں چاہیے لقلقا کیتا
کوئی وِرد کلام سکھا مینوں ملے ہیر جیو جیو صفا کیتا

گرو گل سنی جدوں رانجھنے دی درد و درد سی سبھ کلام ہوئی
تاثیر ہوئی دل پیر دے جیو چیلے دل نظیر تمام ہوئی
مہربان ہویا جدوں پیر کامل غم راحت دے نال انجام ہوئی
مہربان محمدا پیر ہووے جیندے نام دی میں غلام ہوئی

گورو پچھدا حال سُنا بیٹا کیویں گزریا حادثہ نال تیرے
تاثیر تیری تقریر اندر روشن ہوندے دُکھ کمال تیرے
ہتھ بنھ کھلا رانجھا پیر اگے کیویں رہن گے دُکھیے بال تیرے
جنہاں پیر محمدا ملے کامل چیلے ہون گے سب نہال تیرے

دھیدو نام تے ذات دا میں رانجھا بیٹا ہاں معظم خان دا جیوء
وچ تخت ہزارے دے وسدا ساں ماء پے فوت ہوئے تھاں مان دا جیوء
بھائیاں نال نہیں میری بن آئی ہویا جیو اوداس حیران دا جیوء
چھڈ وطن تے جھنگ سیال گیوس لگا زخم سی عشق دی بان دا جیوء

پتن لُڈن ملاح دے ہیر ملی بیٹی خاص آہی چوچک مہر دی جیوء
وچ جھنگ رئیس سیال قوموں آہی اُس حکومت شہر دی جیوء
پری ویکھ میرے دل جھلک لگا گویا پھک لئی پُڑی زہر دی جیوء
رہیا نظر بچا نہ بچدی سی لگی چاٹ محمدا قہر دی جیوء

سنگ اوسدے جھنگ نوں چلیا ساں نوکر رکھیا اس نے آپ مینوں
پھر آکھیوس جائیکے گھر دیاں نوں پکا رکھ لیا مائی باپ مینوں
دہیں رات چُگاوندا پھراں مہیں ہڈاں وچ سی عشق دا تاپ مینوں
جھلّے سب محمدا سر اُتے دتے جس نے دُکھ سراپ مینوں

بیلے بار گاہے دُھپاں مینہ پالے نالے ندی نالے راتیں کالیاں نے
دَبّاں دہشتاں جھڑک ملامتاں جیو مہنے بولیاں تے ہور گالیاں نے
بھکھ نیند تے سُکھ آرام لذت سب گھت ندی وچ گالیاں نے
لائی پیت محمدا ہیر دی جیو جھل سختیاں لائیاں پالیاں نے

باراں برس اوتھے مہیں چاریاں میں راتیں جاگدے کٹیں گذاریاں نی
پل جھل جو ہیر دے دید کیتے اس عید اتے سب واریاں نی
میرے نال جو ہیر احسان کیتے نہیں نیکیاں جان شماریاں نی
کہناں کیہ مصیبتاں محنتاں دا موئے باجھ اُورے گلاں ساریاں نی

ہُن مہر چوچک اُس ہیر تائیں پرناء[1] دتا سنگ[2] کھیڑیاندے
زور و زور اوہنوں ڈولی پائیو نے سنگ ظلم تے جھگڑیاں جھیڑیاں دے
علی خاں جایا سیدا لے گیا پُچھو حال نہ اوہناں نبیڑیاں دے
باجھوں درد محمدا کون جانے دُکھ درد فراق نکھیڑیاں[3] دے

1- شادی، 2- ساتھ، 3- جدائی

مہیاں داج جو دتیاں پیکیاں نے ناہیں جاندیاں سن اوہناں نال سائیں
مہیاں واسطے گھلیا نال مینوں بندہ چل پیا خوش حال سائیں
اوتھے جا اوہناں مہیں سانبھ لیاں مینوں مار کیتا پائمال سائیں
لتاں ہوریاں(1) نال بے ہوش کیتا گئے دُور پھر باہر نکال سائیں

سوٹے اِٹ وَٹے سٹاں کھاہدیاں جیو شہروں کڈھ گئے در ناک تائیں
رہیا جھنگ سیال نہ جان جوگا مَساں پوہچیا وطن دی خاک تائیں
کوئی دخل نہ رکھیا نال بھائیاں کیتی حرص ناہیں کسے ساک تائیں
دھکے کھا محمدا ساریوں جیو آیا پھیر تیرے در پاک تائیں

1- مُکے

اگے شرم تینوں آ ڈِگنے دا کر مدد تے باہر نکال مینوں
ایہناں سختیاں تنگیاں ساریاں تھیں دیہہ میل توں ہیر سیال مینوں
دُکھو دُکھ قصہ سن رانجھنے دا کہندا بس نہ اتناں جال مینوں
چاہیا رب تاں ہیر ملا دیساں کہیں تدھ تاں پیر کمال مینوں

آیا جوش کمال سی پیر تائیں اُٹھ آسنوں مَندراں ول ہویا
کیتا پھیر شنان تے گیا اندر گوشے بیٹھ مراقبے چل ہویا
ہچھی طرح خشوع خضوع کر کے رجوع خاص سی محو مشل ہویا
ولی جد محمدا نظر کرے کوئی کم ہووے جانوں حل ہویا

کر عاجزی زاریاں حمد کہہ کے مناجات کیتی ول رب دے جیو
تو حل کریں سبھ مُشکلاں جیوں تیرے ہتھ سایاں کم سبھدے جیو
ایہہ جٹ بیچارڑا آ ڈھٹھا عاجز ہو کے وچ طلب دے جیو
تیرا سمجھ بندہ مینوں پکڑیا سو جاندا نال کسے سبب دے جیو

بندے ایس غریب بیچارڑے نوں کیتو مبتلا تے بہتا زار ہویا
توں ہیں لان والا غم رنج تائیں تیری حکمتوں کُل سنسار ہویا
رانجھا خوب ہے عشق کما بیٹھا ہُن وصل کارن انتظار ہویا
توہیں عُسر تھیں یُسر ہیں کرن والا سچو سچ تیرا اقرار ہویا

اوہدی آہ نالے[1] مینوں سواہ کیتا میرے جیو نوں رحم کمال ہویا
تیرے رحم بغیر کریم سائیاں کدکم میرے رحم نال ہویا
کر مشکلاں اُسدیاں حل ربا چارا کر بہتا بے حال ہویا
رہیا مر محمدؐا کر زندہ تیرے فضل دے در سوال ہویا

گھمن گھیر فراق تھیں کڈھ ربا بنّے[2] لاء مراد پچائے کے جیوَ
ایہہ تیرے اگے ہے گل کیہڑی کل جگ جانون آساں پائیکے جیوَ
ہن ایہہ غریب فقیر تیرا بیٹھا تُدھ اگے آساں لائے کے جیوَ
تینوں رحم محمدؐا عاجزاں تے دیناں اسنوں یار ملائیکے جیوَ

1- فریاد، 2- کنارے

ہویا فضل خدائے دا پیر اُتے کھُلا کشف اتے الہام ہویا
رانجھا جوگ طریقیوں فیض لے کے رنگپور جائے خوش کام ہویا
جائے خوب تسلیاں نال اوتھے ہوسی کم تے غم تمام ہویا
دتی پیر نے ہیر دی بانہہ غیبوں ملی رانجھنے تے انعام ہویا

مناجات بدرگاہ قاضی الحَاجَات
حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

ربا میں یتیم غریب عاصی مسکین اسیر ہوائیدے نوں
سُست رائے عباد توں بہت غافل مشغول گناہ خطائیدے نوں
محض اپنے فضل تے رحم کولوں بھُلاں بخش دے محو رجائیدے نوں
مہربان محمدا کر میں تے غازی پیر شاہ مرد خدائیدے نوں

تاریخ خاتمہ کتاب
از حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

تیراں سے ۱۳۱۵ تے پندراں ہجری جدوں ایہہ رباعیاں آئیاں نی
موضع پنجنی بیٹھ کے نظم کیتی جتھے بہت کماں بھیڑاں پایاں نی
داہے چھ ۶۸ تے اٹھ ہے عمر گزری ہوشاں ہمتاں وچ خطائیاں نی
سبھ شرم محمدا پیر نوں جیو جیندے کرم اُتے آساں لائیاں نی

ابتدائی تاریخ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری المقدس

تصنیف وتحریر۔ محمد فقیر جاروب کش معلٰی دربار عفی عنہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سی حرفی از

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

الف۔اوہ جانن جیہناں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجالڑے نی
کالے ناگ محبوب دی زُلف والے ڈنگ ماردے سخت ڈنگالڑے نی
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکو نین کے شوخ رغزالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ب۔ بنّھ مُشکاں سنگ سِیلیاں دے مُشکاں لاء جو ببلیاں وٹدے نی
بھنواں[1] چِھک کمَان کمَان قوّت پلکاں[2] تیر چلائیکے پَھٹدے نی
خونی نین کٹاریاں تیز یارو تکّن ساتھ سوہنے کُوہ سَٹدے نی
تکو حال تڑفدے عاشقاں دا گلیاں وچ تے پیئے حلاٹڑے نی
پُچھو جاء محمداؔ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاٹڑے نی

ت۔تکدے مول نہ تھکدے نی اکھیں میٹدے نہیں شہید یارو
موت موت پکار دے لوک اوکھی موت عاشقاں واسطے عید یارو
حالو حال ساڈے کیہڑا جاندا ای جانے اوہ جو فرد فرید یارو
پیئے کوکدے پنجرے عاشقاں دے وچ گور دے بھی ایہو حاٹڑے نی
پُچھو جاء محمداؔ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاٹڑے نی

1-ابرو، 2- مژگاں

ث۔ ثابتی عشق ہے عاشقاں دا جیہڑے واردے جان پیاریاں توں
سوہنے ویکھ گھسائیکے لنگھ جاندے ہتھیں اپنے پھٹیاں ماریاں توں
کجھ ترس ناہیں اوہناں ظالماں نوں کرو خوف لوکو ہتھیاریاں توں
نت ماردا نت جگاوندا ای تکو عجب پریم دے چالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ج۔ جگ جہان وچ نشر ہویاں گھر گھر گئے ڈھول وج میرے
سیّاں سنگ سہیلیاں تنگ پیاں گیّاں سَٹ کے ویکھ کوچج میرے
تک شرم آوے میرے ماپیاں نوں بھائی چھپ رہے مارے لُج میرے
دیہن چھبیاں آن گواہنڈناں وی کی بولسیں توں ہُدالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ح: حال ویکھو برہیوں پھٹیاں دا واگاں پٹیاں سیس گندان بھُلے
مہندی وٹناں لاکی وٹناں جیو ہسن کھیڈناں شان گمان بھُلے
سرمہ پانوناں سِر مُنہ دھونوناں جیو ملن تیل فُلیل تے نہان بھُلے
جھُڑی متھیوں دھڑی سہاگ والی پٹے وال کالے دُدھیں پالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

خ۔ خبر ناہی مینوں ہور کائی نہیوں لان نوں مول نہ جان دی ساں
سوہنے سادڑے چیریاں والڑے جی کوئی وچ نگاہ نہ آندی ساں
ماپیوُ لاڈلی تے بھایاں پیارڑی جیوُ گھر ماپیاں دے موجاں ماندی ساں
پہوہرے کتدی ہسدی وسدی نوں پئے غیب تھیں عشق جنجالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

د۔ دولتاں نعمتاں عیش آہی گھر ددھ دہئیں نت کھانونے نوں
سوہنے لیف تلائیاں پلنگ رتے زری بادا پٹ ہنڈانونے نوں
دن رات مراثناں کول آہیاں مٹھے راگ سہاگ سنانونے نوں
اچن چیت سہیلیو چنگ پئی میرے چولڑے گوٹڑے والڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ذ۔ ذکر پیاریاں دوستاں دا ہور سبھ وظیفڑے بُھل گئے
جھلی ہو ہزار خوار ہویاں پردے ستر سارے ہن کُھل گئے
ہارے بخت تاں سخت لاچار ہویاں سروخت قضیئڑے جُھل گئے
دُدھ دندئیں گوڈئیں کھیڈدی نوں دکھ وانگ زلیخا دے جالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ر۔ رنگ گورا بے رنگ ہویاں سُٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی
بیلے بار گاہے نت تاہنگ اندر جدوں سانگ فراق دی چاک لائی
گھر بار وسار بیزار ہویاں نہیں بھاوندا انگ تے ساک کائی
سوہنے چاک پچھے بدی ناک ہویاں ماپیؤ دیوندے دیس نکالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ز۔ زہر پیالڑا پین چنگا ایس عشق شراب دے پیونے تھیں
اُٹھے پہر آرام حرام ہویا سیو موت بھلی ایس جیونے تھیں
ڈاہڈے پھٹ نی اکھیاں سوہنیاں دے نہیں چھٹدے دھونوے سیونے تھیں
سوہنی مار کے پھیر نہ خبر لیا ایسے ظلم تاں کس سکھالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

س۔ ستھ کچہریاں پئی میری وچ ساک قبیلڑے چور ہوئی
وچ جھنگ سیال دے نشر ہویاں سسّی نشر جیوں وچ بھنبور ہوئی
جنہاں واسطے شرم گوایا سی اوہ بھی سٹ چلے ایہہ بے زور ہوئی
سانوں دیس بیگانے سٹ کے جیو رانجھے جائیکے وطن سمبھالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ش۔ شیر بریڈڑے بیلیاں دے ماہی واسطے نت لتاڑدی ساں
لگی چاٹ پریم دی پھاٹ راتاں جھل چیر دی کپڑے پھاڑدی ساں
بلی اگ فراق دی وچ سینے سیخے ٹکیاں کالجے چاہڑدی ساں
طعنے بولیاں بھکھ قبول کر کے سر جھل لئے دھپاں پالڑے نی
پچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ص۔ صبر گواء بے صبر ہویاں اکھیں روندیاں نیر نکھٹیائے
پڑ پاء سیاں پہوہرے کت رہیاں مینوں کتناں تُمناں چھٹیائے
اٹھن بہن رہیا منجی ٹھن ہویا جدوں پیڑ پریم دی کھٹیائے
مونہہ پلڑے دین فراق والے مینوں عشق نے چج دسالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ض۔ ضرب اَولڑی اکھیاں دی پھٹ اکھیاں دے نہیں مولدے نی
جیہناں لگدی ہے سویو جاندے نیں کی جاندے چھلڑے کولدے نی
جانے جگ پیندے دُدھ کھنڈ عاشق لہو اپنے دے شربت گھولدے نی
سینے جگر کباب ہے عاشقاں دا لوک جاندے چرب نوالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ط۔ طرف پیاریاں سجناں دی جس ویکھیائی سویو وِک گئے
آپوں وطن پیارڑے ملیو نے سانوں دیس بیگانے چِک گئے
ہس رس کے جیوڑا کھس لیتا جاندی وار مہار نوں چھِک گئے
نہیں بولدے نہیں جواب دیندے رو رو مار رہے آساں آلڑے نی
پچھو جاء محمداؔ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ظ۔ ظلم تکو پئے کنڈیاں تے جیہڑے پھُلاں دی سیج تے سونودے ساں
ڈگے خاک تے پاڑ پوشاک سٹی جیہڑے ہتھ لایاں میلے ہونودے ساں
اج وال کالے خاکو نال رُلدے جیہڑے عطر گلاب تھیں دھونودے ساں
ستھا لاہ سندھوز اُتار کے جیو لڑی پَٹ کھیٹے سِر ڈالڑے نی
پُچھو جاء محمداؔ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ع۔ عرض نیاز نہ من دے نے سوہنے بے نیاز کہانوندے نے
سُکھ چین نہ دینوندے عاشقاں نوں جان بجھ کے درد ستانوندے نے
ہور مار دے دشمناں ویریاں نوں ایہہ تاں سجناں پکڑ کوہانوندے نے
جنہاں عشق دے راہ تے قدم رکھے پہلے پہر اوہناں سر گالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا! عشق سوکھالڑے نی

غ۔ غم نویں دم دم اندر سُکھ رول نہ مول ہے عاشقاں نوں
ایس مرض دا کون دوا کرے نت سجرا سول ہے عاشقاں نوں
اک پل نہیں ذرہ ول رہندے اٹھے پہر ڈنڈول ہے عاشقاں نوں
سیو پُچھدا کون نمانیاں نوں دس کس طرح حال حوالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

ف۔ فائدہ ایہو سی عشق وچوں گئیاں شاہیاں ہو زہیر بیٹھی
اگے پلہنگ توں پیر نہ لاہوندی ساں اکے پہندھ اواہنیاں چیر بیٹھی
اگے تیل فلیل ملانودی ساں اکے لاء ببھوت سریر بیٹھی
جنہاں گھراں تے حکم کمانودی ساں اوتھے پن دے ہتھ رومالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ق۔ قہر فتور دی واء وگی راتیں کالیاں مینہ وسندڑے نی
اک میں اکلڑی وقت ڈاہڈا دوجا سخت اجاڑ دے پندھڑے نی
اگے موج طوفان چھناں والی وچ گئیں سنسار تے تندڑے نی
کارن بیلیاں بیلیاں بھالدی ہاں باہیں تر چھناں دے نالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

ک۔ کم جہان دے تم ہوئے غم کھانوناں کم تے کاج میرے
دُکھ لیف تے سول تلایاں نے موتی ہنجواں دے ہوئے داج میرے
لُٹی نام میرا وچ جٹیاں دے لتھے لنگ تے اوگھڑے پاج میرے
ماء آکھدی تیئیے نج جمیں کیتے جمدیاں جس ہُدالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ل۔ لج گوا بے لج ہویاں مینوں سنگ سہیلیاں تج گیاں
دن رات ہی پاس جو رہندیاں سن کدی پچھدیاں آن نہ اج سیاں
گھر بار چھڈے نہیں یار ملیا دین دنی دے کم تھیں میں گیاں
میرے باغ تے نہیں بسنت آئی لہنگے کئیں سیالڑے پالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

م۔ مل کے واٹ پیاریاں دی جھگی وانگ زلیخا دے پایئے جیوَ
سونجیں رنگ محل چوباریاں نوں ہتھیں اپنی اگ لگایئے جیوَ
چھڈ دیس تے میلڑے ویس کر کے سوہنے یار دے مصر نوں جایئے جیوَ
عاشق جلیاں وچ نہال رہندے چھڈ کھیس تے پٹ دوشالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھالڑے نی

ن۔ نت تھیں نت سوایائ ایس بُرے پریم دا سُول سیو
تک نبض طبیب دسالدے نی سنڈھ کھنڈ تے پپلا مُول سیو
کیہڑا بیلیاں ساڈیاں باجھ پٹے ایہناں بیلیاں دا مُڈھ مُول سیو
لوں لوں میرے بِس رچ رہی ڈنگ مار گئے ناگ کالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

و۔ والیاں باجھ کی والیاں جیو درداں والیاں نے ٹوماں لاہیاں نی
نک نتھ بلاک نہ ہتھ چھاپاں بھن سٹیاں چوڑیاں باہیاں نی
گل ہنس حمیل تے نام سیو سوہنے یار باجھوں گل پھاہیاں نی
چھلے لاہ سٹے کنیں پا وٹے توڑے موتیاں والڑے والڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

ھ۔ ہار سنگار اُتار چھڈے مالا توڑ کے سیلیاں پا لیاں
سوہنے سوہنے چھاپیاں والڑے جیو سالو پاڑ کے کفنیاں لاء لیاں
جوگی واسطے جوگنی رنگ ہویاں سر تہمتاں کھاریاں چاء لیاں
جدوں روپ گوا بے روپ ہویاں تدوں قول پیاریاں پالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

ل۔ لال بُنات سی رنگ میرا ہکے کملی کملی وانگ ہوئی
ہکے ترنجناں دے وچ سوہندی ساں جویں تاریاں دے وچ چن سوہی
ہکے سنگ سہیلیاں ملدیاں سن ہکے بات نہ پچھدی آن کوئی
بادشاہاں دے پت کنگال کیتے اس عشق دے کم اُجالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

الف۔ آہ فراق دی بھاہ میرے ہنجوں آب کلیجڑا ماس سیؤ
تڑکے بولیاں دے سنگ تڑکدائی ڈوئی مار ملامتاں ساس سیؤ
سینہ تپلی بول ہواہڑ اوہدی اُتوں جوش اُبال اساس سیؤ
آوے یار مہمان غریبنی دا اس کان پلاء ابالڑے نی
پُچھو جاء محمدا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

ی۔ یار نے نالؔ بہال مینوں ایس جگ توں ہتھ دھوایئکے جیو
کھانا اپنے نال کھلایا سو ہچھی طرح دے نال رجائیکے جیو
ہتھ دھو چلوٹیاں کر بیٹھے، سچے رب دی حمد تہائیکے جیو
ہن بخش پیالڑا آپ مینوں جویں دوستاں تُساں پیالڑے نی
پُچھو جاء محمدؔا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھالڑے نی

حضرت میاں محمد بخشؒ

احوال و آثار

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

اس کتاب میں میاں محمد بخش کی قد آور شخصیت کو نہایت جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔کتاب میں شامل پہلے دو مضامین ''حضرت میاں محمد بخشؒ احوال و آثار'' اور ''تصانیف حضرت میاں محمد بخشؒ'' کو اگر ڈاکٹر سید اختر جعفری کی چالیس سالہ تحقیق و تجربے کا نچوڑ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر مضامین بھی اس نوعیت کے ہیں کہ میاں محمد بخشؒ کی شخصیت اور شاعری کو سمجھنے میں مددگار ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے آخر میں تقریباً ساٹھ صفحات پر ''سیف الملوک'' کے چیدہ چیدہ اشعار کا انتخاب واقعی قابل تحسین اور قابل داد ہے۔

مقصود پبلشرز

جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اردو بازار، لاہور

فون: 092-42-37115805، موبائل: 0333-4320521

سید وارث شاہؒ

احوال و آثار

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

"سید وارث شاہؒ احوال و آثار" وارث شناسی کی تازہ کاوش ہے۔ اس کتاب میں وارث شاہؒ کے احوال و آثار کو ایک جامع اور مدلل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً یہ کتاب وارث شناسی کے شعبے میں پائے جانے والے خلا کو پُر کرے گی اور پنجابی زبان و ادب کے طلباء، اساتذہ اور عام قارئین کے استفادہ کے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔